تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے (فقہا) ہیں۔ (القرآن)

تقلید ائمہ ملت

بجواب

اصلی اہلسنت

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

مصنف

پیر طریقت، رہبر شریعت، استاذ العلماء، حامی سنت، ماحی بدعت، خلیفہ مفتی اعظم ہند

مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی دامت برکاتہم العالیہ

منجانب

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتبہ رضا CA-17 الفلاح ہاؤسنگ سوسائٹی، شاہ فیصل کالونی، کراچی۔

فرمانِ برکت نشان علامہ زمان فہامہ دوران

ناصر ایمان ماحی کفرو طغیان

حضرت الحاج مولانا مفتی محمد اختر

رضاخاں صاحب الازہری القادری دامت

برکاتہم العالیہ ۔جانشین مفتیٔ اعظم ھند،

خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ و السلام علی خاتم النبیین

فقیر نے **محب محترم مولانا مولوی عبدالوھاب صاحب قادری رضوی** کا یہ رسالہ مبارکہ غیر مقلدین کے رد میں دیکھا ۔ مصنف علام نے بفضلہٖ تعالٰی غیر مقلدین کے فضائح کو انہیں کی کتابوں سے آشکار فرمایا ہے۔ کتاب مطالعہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا مطالعہ اہل سنت کو ازبس مفید ہے۔ مولائے کریم مصنف علام کو جزائے خیر اور کتاب کو قبول عام بخشے ۔ آمین. وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ و صحبہ الکرام اجمعین

فقیر

محمد اختر رضاخاں ازہری

قادری غفرلہٗ

تقدیم

از: ابو حماد میاں برکاتی

مفتی اہلسنّت، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی خاتم النبیین

شراب پر اگر شربت کا لیبل لگایا جائے تو شراب، شربت نہ بنے گی نقلی مال پر اصلی کا لیبل لگانے سے بھی چیز جعلی ہی رہے گی اور بہر صورت قانون کی نگاہ میں یہ دھوکہ اور فریب کہلائے گا۔ جسکی سزا ہر معاشرہ میں موجود ہے، قادیانی خود کو مسلمان کہے تو بھی مرتد ہی رہے گا اور اسلامی حکومت میں واجب القتل۔ آج کل تو لوگ ہر نقلی مال پر اصلی لکھ کر فروخت کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے بھی اپنے غیبی خبر نامہ میں ۱۴ سو سال قبل ارشاد فرمادیا تھا کہ آخر زمانہ میں کچھ نقلی مسلمان اصلی ہونیکا دعویٰ کریں گے، سرکار ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی اور نقلی سواد اعظم، نقلی اہلسنّت کے لیبل چسپاں کر کے میدان میں کود پڑے، ایسے ہی نقلی مسلمانوں میں غیر مقلدین کا فرقہ بھی ہے، بھولے بھالے مسلمان ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر بہک رہے ہیں، حالانکہ اگر ان کے عقائد کا مطالعہ کریں تو ان کے قریب بھی نہ پھٹکیں لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھکر اپنی نمازوں کو اکارت کرتے ہیں، فی الواقع فرقۂ غیر مقلدین، گمراہ بد دین، ضالین مفسدین ہیں انہیں تو امام بنانا ہی حرام ہے، ان کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے، ان سے ملنا جلنا آگ ہے، یہ لوگ تقلید ائمہ دین کے دشمن ہیں، عوام اہل اسلام کے رہزن ہیں، مذاہب

اربعہ کو چوراہا بتائیں ، ائمہ ہدیٰ کو احبار راہب ٹھہرائیں، سچے مسلمانوں کو کافرو مشرک بنائیں، ان کی امامت سے بچنا لازم ہے، انہیں اپنے اختیار سے تو ہرگز کوئی سنی محبّ سنت امام نہیں بنائیگا، اور جہاں وہ امام ہوں اور روکنے پر قدرت نہ ہو سنی کو چاہیئے دوسری جگہ امام صحیح العقیدہ کی اقتدا کرے حتیٰ کہ جمعہ میں بھی جبکہ اور جگہ مل سکے اور اگر مجبوری ان کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو نماز دہرائے اگرچہ وقت جاتا رہا اگرچہ مدت گزر چکی ہو، علامہ شامی نے ردالمختار میں یہی تحقیق فرمائی ہے۔ اس حکم کو سمجھنے کے لئے پانچ موٹی باتیں ذہن میں رکھیں ، اوّل یہ کہ یہ فرقہ بدترین اہل بدعت سے ہے کہ ان کے نزدیک جو انکے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں لہٰذا ان کے اس عقیدہ کے تحت معاذ اللہ تمام مومنین ، ان موحدین کے علاوہ مشرک ہوئے اسی بنا پر انہوں نے حرم خدا کعبہ اور حریم مصطفےٰ ﷺ کو دارالحرب ٹھہرایا اور وہاں کے رہنے والوں کو کافرو مشرک ٹھہرا کر جہاد کے نام پر خروج کیا اور حرمین طیبین پر غلبہ پایا، اس واقعہ کا ذکر علامہ بن عابدین نے فتاویٰ شامی میں جلد ثالث کتاب الجہاد میں فرمایا، اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشرکون ٥ ان کا عقیدہ کہ بس وہی مسلمان ہیں باقی سب مشرک ہیں ۔ یہ فتنۂ شنیعہ وہاں سے دھتکارا ہوا اور پاک شہروں سے مردود ہو کر دارالفتن ہندوستان پہنچا جہاں اس نے اپنے قدم جمائے ، ایک فرقہ نے بظاہر مسائل فرعیہ میں تقلید ائمہ کا نام لیا اور دوسرے نے اسے بھی بالائے طاق رکھدیا پھر آپس میں چل گئی وہ انہیں گمراہ اور یہ انہیں مشرک کہنے لگے مگر مخالفت اہلسنّت اور عداوت اہل حق میں پھر ملۃ واحدۃ رہے۔ حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا:

”آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن و حدیث سے سند پکڑیں گے اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل

جاتا ہے ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا،'' (بخاری ومسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے، عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا:

'' سر منڈانا، یعنی ان کے اکثر سر منڈے ہوں گے۔ بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ مشمری الازار. پنڈلی سے کپڑا اٹھائے ہوئے ہونگے۔

دوم: یہ لوگ یعنی غیر مقلدین بد مذہبی کے علاوہ فاسق معلن بے باک بھی ہیں اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ان کا فسق اوّل یہ ہے کہ مسلمانوں کو گالیاں دیتے ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا: سباب المسلم فسق، مسلمان کو برا بھلا کہنا فسق ہے۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، الحاکم، ابن ماجہ)

دوسرا فسق یہ کہ علماء کو طعن کرتے ہیں: جبکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تین شخص ہیں جنکی تحقیر کرنے والا منافق ہوگا۔ ا۔ وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، ۲۔ ذی علم، ۳۔ امام عادل۔ اس کے علاوہ ان کے اور بھی فسق ہیں جس کی یہاں گنجائش نہیں، ان میں سے ایک یہ کہ یہ لوگ اولیاء کرام سے عداوت رکھتے ہیں، جس کی مثالیں عام ہیں، صرف فاسق ہی ہونا امام بنانے کو منع نہیں کرتا بلکہ ہلاک فاسق کو آگے بڑھانا یہ اس کی تعظیم ہے جبکہ فاسق شرعاً اہانت کا مستحق ہے۔

سوم: ان کے فقہی مسائل متعلقہ نماز وطہارت مذاہب حقہ سے کتنے مختلف ہیں، ملاحظہ ہوں: ا۔ پانی کتنا ہی کم ہونجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے۔

(طریقہ محمدیہ، نواب تشر صدیق خان بہادر بھوپال مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ص ۶ یا ص ۷)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ کنواں تو بڑی چیز ہے اگر پاؤں بھر پانی میں تین ماشے اپنا یا کتے کا پیشاب ڈال دیجئے پاک رہے گا، مزے سے وضو کیجئے نماز پڑھئے کچھ مضائقہ

نہیں (العیاذ باللہ) ۲۔جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اس کی نماز بغیر غسل کے درست ہے۔ (ہدایت قلوب قاسیہ ص ۳۶، از مولوی محمد سعید شاگرد مولو نذیر حسین) اس قسم کی اور مثالیں موجود ہیں، ذی عقل و شعور کیلئے یہی کافی ہیں، تمام فقہا اور صحابہ کرام کا مسلک ان سے مختلف ہے۔

چہارم: یہ صریح متعصبین جن کا اصل مقصود مسلمانوں کی تکفیر ہے اور دن رات اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں، جیسا کہ ان کی تقریروں اور تحریروں سے جابجا ثابت ہے اور مسلمانوں کو کافر قرار دینا خود کُفر ہے، تو بتایئے ایسوں کی اقتداء کیوں کر دُرست ہوگی، جبکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص ضروریات عقائد کی بحث میں یہ چاہے کہ اس کا مخالف خطا کر جائے وہ کافر ہے کہ اس نے ایک مسلمان کو کفر میں مبتلا کرنا چاہا اور رضا بالکفر آپ ہی کفر ہے، یعنی ایسے شخص کے اس چاہنے پر کفر کا اندیشہ ہے۔

پنجم: یہ لوگ تقلید کو شرک اور حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے سب ائمہ مقلدین کو مشرک بتاتے ہیں، یہ صراحۃً مسلمانوں کو کافر کہنا ہے، اور پھر ایک کو، نہ دو کو بلکہ لاکھوں کروڑوں کو اور پھر آج کل کے ہی نہیں گیارہ سو سال کے عامہ مومنین کو جن میں بڑے بڑے محبوبان خدا اور اساطین شریعت تھے۔ ان کے مذہب کے بانی کے مقتدا اور پیشوا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اپنے رسالۂ انصاف میں لکھتے ہیں:

”دوصدی کے بعد ہی مسلمانوں میں تقلید شخصی کا ظہور ہوا، ایسا شخص کم ہی رہا جو ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو۔“

اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ تقلید بارہ سو برس سے چلی آرہی ہے اور ہر زمانہ میں علماء کا تقلید پر عمل رہا، یہ لوگ تقلید کو کفر و شرک اور لاکھوں کروڑوں مقلدین کو مشرک اور کافر ٹھہرا کر علامہ شامی کے اس بیان کی تائید کر رہے ہیں کہ یہ لوگ اپنے طائفہ کے سوا،

تمام عالم کومشرک کہتے ہیں اور جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے ظواہر احادیث صحیحہ کی بناء پر وہ خود کافر ہے۔

مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں:

" ایما امرئ قال لاخیه کافر فقد باء باحدهما ان کان کما قال والا رجعت علیه."

یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی، اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔

بہر حال ان کے عقائد ملاحظہ فرمانے کے بعد اہلسنّت کو چاہیئے ، ان سے پرہیز رکھیں ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں اپنے معاملات میں انہیں شریک نہ کریں کہ احادیث میں آیا اہل بدعت بلکہ فساق کی صحبت سے بچو اور بے شک بد مذہب آگ ہیں، بالجملہ ہر طرح ان سے دوری مناسب ہے خصوصاً ان کے پیچھے نماز سے بچنا واجب۔

حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"ان سرکم ان تقبل صلوتکم فیئومکم خیارکم فانهم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم."

یعنی "اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہیئے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔

(تاریخ بخاری، ابن عساکر)

ان تمام اقوال کی روشنی میں کیا کسی مسلمان کی نماز ان لوگوں کے پیچھے ہوسکتی ہے

خلاصہ یہ کہ ایسے بدعقیدہ لوگوں سے دوری بہتر ہے۔ فاضل اجل مولانا محمد عبد الوہاب خان صاحب قادری رضوی زید مجدھم نے بھی ایسے ہی ایک دعویٰ کا تعاقب کیا ہے اور چور کو گھر تک پہنچایا ہے۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

کے تحت، غیر مقلدین کو ان ہی کے جال میں پکڑلیا ہے۔ یہ مختصر رسالہ ہرذی عقل وشعور کیلئے کافی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزاء خیر دے ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔

ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی

۱۲ فروری ۱۹۸۵ء

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ دارالعلوم احسن البرکات (حیدرآباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا السنن وجعل فینا کل امام حسن، والصلوٰۃ الجنانۃ والسلام الاحن، علی الامام الامین والامین والامان الامن، محمد مربی الروح والبدن، والہ و صحبہ فی السرو العلی، الائمۃ المجتھدین مصابیح الزمن، وعلینا معھم یا عظیم المنن، واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی علیہ ربہ وسلم ومَن امابعد

اے عزیز! جان لو کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا:

کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید و الفرقان الحمید.

" وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین" اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کیلئے۔

خلاصہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ تو مُرسِل بھیجنے والا خالق کائنات، مُرسَل جس کو بھیجا گیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مرسل الیہم جن کی طرف بھیجا گیا ساری کائنات، خلاصہ یہ کہ مرسِل اللہ عزوجل مرسَل الیہم مخلوق، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مرسَل ہیں اللہ اور مخلوق کے درمیان میں وسیلہ جلیلہ، پس تمام مخلوق محتاج، حضور صلی اللہ علیہ وسلم محتاج الیہ، چنانچہ آپ کا نام قاسم نعمۃ اللہ بھی ہے یعنی اللہ عزوجل کی نعمتوں کو تقسیم

فرمانے والے۔ لہٰذا ان کی رحمت وفیض تمام عالم کہ ماسو اللہ کو کہتے ہیں محیط ، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت میں ، صدیق کی صداقت میں ، فاروق کی عدالت میں، ذی النورین کی سخاوت میں، حیدر کرار کی شجاعت میں ، اولیاء کرام کی کرامت میں، آئمہ کرام کی امامت میں ، حضور ﷺ کا فیض جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ چنانچہ حنفیوں میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض اور شہیدں میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض ، شافعیوں میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض، حنبلیوں میں امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض درحقیقت رحمت عالمیان محمد ﷺ ہی کا فیض ہے خلاصہ یہ کہ اللہ عزوجل جس کا رب ہے محمد ﷺ اس کیلئے رحمت ہیں۔ بلا تشبیہ یوں سمجھیں کہ بندوں کو روزی، زراعت، تجارت وملازمت وغیرہم کے ذریعہ پہنچتی ہے مگر حقیقت میں روزی عطا فرمانے والا اللہ عزوجل ہے اسی طرح جو فیوض و برکات آئمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وسیلہ جلیلہ سے بندوں کو مل رہے ہیں وہ حضور اکرم سید عالم ﷺ ہی کا فیض ورحمت ہے جن کا ارسال فرمانے والا اللہ عزوجل ہے۔ اگر کچھ لوگ اپنے وسائل پر یقین کریں اور اللہ عزوجل کی ربوبیت کے منکر ہوجائیں اس سے اللہ کے ربوبیت میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے نزدیک وہ بے دین گمراہ ضرور ہیں، منکرین کا وجود ہر زمانہ میں موجود ، حتیٰ کہ عہد ہمایوں عہد سرکار احمد مختار ﷺ میں جو تمام زمانوں سے افضل و اعلیٰ ، جس کے متعلق سرکار دو جہاں ﷺ ارشاد فرمائیں، ''خیر القرون قرنی'' اس زمان ذیشان میں بھی منکرین شر اٹھاتے فتنے پھیلاتے رہے کتنے تھے وہ کہ برملا سرکار ابد قرار ﷺ کی رسالت کا انکار کرتے اور علانیہ کہتے ''لست مرسلا'' کہ تم رسول نہیں ۔ اور کتنے وہ تھے جنہوں نے ازراہ فریب اسلام کا قلاوہ اپنے گلہ میں ڈالا اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا، خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے حضور ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ،

کما قال الله تعالیٰ فی القران المجید بسم الله الرحمن الرحیم،

اذجائک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول الله والله یعلم انک لرسوله والله یشهد ان المنافقین لکذبون.

یعنی: ”جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔“

یہ وہ تھے جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے اور باطن میں اسلام کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتے پھر جس قدر زمان پاک صاحب لولاک ﷺ سے بعد (دوری) ہوتا گیا فتنے بڑھتے گئے ان ہی فتنوں میں سے ایک فتنہ غیر مقلدین کا ہے جو خود کو اہلحدیث کہتا اور مسلمانوں کو کافر و مشرک بتاتا ہے۔

حال ہی میں ایک روز پیر احسان اللہ خان صاحب مدظلہ سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ عقائد و مسائل پر سلسلۂ گفتگو جاری رہا دریں اثنا پیر صاحب نے ایک کتابچہ مسمیٰ ”اصلی اہلسنّت“ عنایت فرما کر جواب کا مطالبہ فرمایا اس کتابچہ کی انسانیت اور دل آزار عبارات دیکھ کر سخت افسوس ہوا اور حیرت بھی

الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

خود مسلمان کہلائیں اور مسلمانوں کے عظیم گروہ سواداعظم کو مشرک و کافر ٹھہرائیں۔

آج جبکہ اسلام کو مسلمانوں کو اتحاد کی سخت حاجت، اسلام دشمن سازشیں، بیرونی طاقتیں، کفار ملتیں، برسرپیکار، مسلمانوں کے درپے آزار، ہر آن مٹانے پر تیار، فلسطین کا حال کسے معلوم نہیں، بیت المقدس پر مظالم کی کیفیت کسے معلوم نہیں۔ روس کی اسلام

دشمنی پوشیدہ نہیں، بھارت کی جارحانہ صورت مخفی نہیں، ہر چہار جانب کفار کی یلغار، مسلمان نرغہ میں بے بس و لاچار۔ مگر یہ کیسے مسلمان ہیں کہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرتے اور اپنے ہاتھوں اسلام کو مٹاتے نہیں شرماتے۔

تعارف

کتاب ''اصلی اہلسنّت''

ایک محقق کے قلم کا فیض ہے جس کو مرکزی انجمن اہلحدیث ۴۵۶ گلی نمبر ۱۳ مجاہد کالونی نیشنل اسٹیڈیم روڈ کراچی نمبر ۱۲ نے طبع کرا کر تقسیم کیا، غور طلب امر ہے کہ یہ ہیں کون ''اصلی اہلسنّت'' جس طرح مسلمانوں کے مقابلہ میں کوئی آئے اس سے پوچھا تم مسلمان ہو وہ کہے نہیں میں اصلی مسلمان ہوں۔ اسی طرح یہ اہلسنّت نہیں بلکہ اصلی اہلسنّت ہیں۔ پھر کتاب کا مرتب صرف اہلحدیث نہیں بلکہ مولوی بھی ہے اور علامہ بھی اور محقق بھی، ہر مولوی محقق نہیں ہوتا البتہ ہر محقق مولوی بھی ہوتا ہے۔ اور علامہ بھی، جاہل ہرگز محقق نہیں ہوسکتا، محقق کی شان و جرأت ملاحظہ فرمائیں کہ نام تک ندارد۔ نام کیسے بتائیں کہ چور نام نہیں بتاتے مکروہ چہرہ نہیں دکھاتے نسب کو ظاہر کرتے گھبراتے بلکہ خوف کھاتے ہیں کریہہ صورت پر گھونگٹ اگر کھل جائے تو شرمائے۔ وہ کون ہیں جو نام و نسب کو چھپاتے ہیں، ہمیں بتانے کی حاجت نہیں

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

یہ نرالا محقق حرف ''م'' کو علم بنا کر اپنا مدعا بیان کرتا ہے ہم اس میم کو مجہول سے تعبیر کرتے ہیں تا کہ میم کی تفہیم ہو جائے۔

نسبت کا بیان

غیر مقلدین کے محقق مجہول رقمطراز ہیں:

''آپ اپنے امام کے نام حنفی کہلائیں ہم اپنے نبی کے نام پر محمدی نہ کہلائیں آپ ہی بتائیں نبی بڑا یا امام، محمدی نسبت اچھی یا حنفی، (پھر اس کے بعد لکھتا ہے) اصلی باپ ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کس شریعت کا مسئلہ ہے جب حضور ہمارے روحانی باپ ہیں تو باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کرنیکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا نہیں یا وہ غلط کار ہے جو اپنے آپ کو غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لاترغبوا عن ابائکم فمن رغب عن ابیه فقد کفر۔

جو اپنے باپ سے نسبت توڑتا ہے۔وہ کفر کرتا ہے (مشکوٰۃ)

دوسری حدیث میں فرمایا:۔

من ادعا الی غیر ابیه وهو یعلم فالجنة علیه حرام.

جو اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرتا ہے اس پر جنت حرام ہے۔

جب حضور صلعم (ﷺ) ہمارے دینی باپ ہیں تو ان کو چھوڑ کر غیر کی طرف نسبت کرنا بے دینی نہیں اور کیا ہے''۔

(اصلی اہلسنّت ص ۳۔۴)

سبحان اللہ! محقق مجہول کی حدیث، اسی برتے پر اتراتے تحقیق کا دعویٰ فرماتے اگر ہم احتراماً کچھ نہ کہیں کہ علم و ایمان، اخلاق و ایقان کا التزام ہے مگر آپ کو اپنے برادر نسبتی کا بھی خوف نہیں اگر کوئی غیر مقلد غزنوی یا امرتسری، غرباء اور روپڑی کہ یہ دونوں احادیث تو نسبی اور حقیقی باپ کے متعلق ہیں نہ کہ روحانی اور دینی باپ سے متعلق اس کی مثال تو ایسی ہے کہ ولید نے خالد سے پوچھا تمہارے باپ کون اور نسبت کیا

ہے خالد نے معاً جواب دیا میرے باپ کا نام محمد فاروق اور نسبت فاروقی ہے پھر خالد، ولید سے پوچھتا ہے کہ تمہارا باپ کون اور نسبت کیا ہے ولید جس کو اپنے باپ کا علم ہی نہیں وہ تو ایک بازاری عورت کا بیٹا ہے وہ جانتا ہی نہیں اصلی باپ کون ہے بڑی دیر بعد سوچ کر کہتا ہے کہ میرے باپ آدم ہیں اور نسبت آدمی جس پر خالد کہتا ہے کہ آدم علیہ السلام تو سب ہی کے باپ ہیں تمہارا اصلی حقیقی باپ کون ہے جس پر ولید کہتا ہے آپ اپنے باپ کے نام پر فاروقی کہلائیں ہم اپنے نبی کے نام پر کہ ہمارے روحانی باپ آدم علیہ السلام ہیں آدمی نہ کہلائیں آپ ہی بتائیں کہ فاروق بڑا یا آدم۔ آدمی نسبت اچھی یا فاروقی۔

اس مثال سے بخوبی واضح ہوگیا ہے کہ محقق مجہول نے اپنے باپ کی نسبت کو توڑا اور بحکم حدیث کفر کے مرتکب ہوئے اور جنت ان پر حرام ہوگئی۔ یہ خود ہی فیصلہ کریں کہ غلط کار کون ہے؟ چنانچہ مجہول ابن مجہول ہیں نیز حنفی ہونا منافی اسلام نہیں قرآن کریم میں چچا کو آباء میں داخل فرمایا، مثلاً یعقوب علیہ السلام نے موت کے وقت اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ میرے بعد کس کی پوجا کرو گے تو بیٹوں نے عرض کیا۔

قالوا نعبد الھک والہ ابائک ابراھیم واسمعیل واسحق الھاواحدا.

''بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے باپ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق کا ایک خدا۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کے باپ اسحٰق علیہ السلام ہیں مگر اسحٰق علیہ السلام سے پہلے اسمٰعیل علیہ السلام کو جو چچا ہیں آباء میں شمار فرمایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ آباء میں چچا کو شامل کرنے سے باپ کا چھوڑنا لازم نہیں آتا لہٰذا جو حنفی ہے وہ مسلمان ضرور ہے کہ ائمہ ملت اور اولیاء امت بکثرت حنفی ہیں مگر خود کو محمدی نہ صحابہ کرام نے کہا نہ حضور اکرم ﷺ نے کہنے کا حکم دیا نہ ائمہ امت اور نہ اولیاء ملت نے اپنے کو محمدی کہا۔

محمدی ہونے کا بیان

محقق مجہول کو محمدی کہلانے پر بڑا ناز ہے۔ لکھتے ہیں۔

''ہم اپنے نبی کے نام پر محمدی نہ کہلائیں'' (اصلی اہلسنّت ص ۳)

یہ محقق مجہول اور غیر مقلد سارے عامل حدیث ہونے کے دعویدار ہی کوئی حدیث ایسی لائیں جس میں سرکار دوعالم ﷺ نے محمدی کہلانیکا حکم دیا ہے؟ اگر نہیں تو حدیث سے جدا ہو کر محمدی کہلانا بدعت نہیں؟ تو بدعتی ٹھہرے حدیث میں مسلمین اور مومنین ہی فرمایا گیا ہے۔

حدیث: اسحٰق ابن راہو یہ مسند میں اور ابی بکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں امام مکحول تابعی سے راوی امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے لینے تشریف لے گئے اور فرمایا:

والذی اصطفیٰ محمد علی البشر لاافارقک.	قسم ہے اس کی جس نے محمد ﷺ کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا واللہ خدا نے تمام بشر سے افضل نہ کیا امیر المؤمنین نے اسے ایک طمانچہ مارا وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا'' عمر تم طمانچہ کے بدلے اسے راضی کرو'' یعنی ذمی ہے اور ہاں یہودی آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ نجی اللہ، عیسیٰ روح اللہ و انا حبیب اللہ، اور میں اللہ کا پیارا ہوں ہاں اے یہودی اللہ نے اپنے دوناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مؤمن ہے اور میری امت کو مؤمنین کا لقب دیا'' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت کا نام مسلم اور لقب مؤمنین ہے جس پر حضور ﷺ نے ناز فرمایا، غیر مقلدین کے محقق مجہول تو نبی کے سواء کسی کو امام مانتے ہی نہیں فرماتے ہیں:

''نبی تو امام ہوسکتا ہے بلکہ امام ہوتا ہے کیونکہ اسے خدا امام بناتا ہے نبی کے سوا کوئی امام نہیں ہوسکتا'' (اصلی اہلسنت ص ۳۰)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر مقلد اگر کسی کو امام کہہ دیں تو وہ ان کا نبی ہی ہوگا چنانچہ غیر مقلدین کے مسلم بزرگ شیخ عبدالعزیز ابن بازرئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اپنے مقدمہ میں محمد بن عبدالوہاب کے متعلق فرماتے ہیں: امام العلام حبر الفہامہ محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن علی التمیمی (سیرت شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ص ۱۰، نیو آغا خان بلڈنگ مولانا آزاد روڈ بمبئ)

محقق مجہول کے اصول پر امام محمد بن عبدالوہاب کہنا ہی اس کو نبی ظاہر کرنا ہے چنانچہ یہ نسبت ''محمدی'' محمد بن عبدالوہاب کے نام سے موسوم کی گئی، نیز مخفی نہ رہے غیر مقلدین کے پیشوائے زمان مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے اس نسبت کا اجراء فرمایا، مشہور غیر مقلد مولوی اسمٰعیل گوجرانوالہ فرماتے ہیں:

''انہوں (محمد اسمٰعیل دہلوی) نے فرمایا اپنا نشان خالص محمدی رکھنا'' (تحریک آزادی فکر ص ۲۴۴)

نیز مرزا حیرت دہلوی فرماتے ہیں:

''پیارے شہید (اسمٰعیل دہلوی) نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی زبان سے کہلوادیا کہ ہم محمدی ہی چاروں طرف سے آوازیں بلند ہورہی تھیں کہ اس ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں اور اس ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں اور اس ضلع میں اتنی تعداد محمدیوں کی ہے۔'' (حیات طیبہ ص ۱۳۴۱)

اس بیان سے واضح ہوا کہ محمدی نسبت کا موجد اسمٰعیل دہلوی ہے اس سے پہلے دنیا میں کوئی بھی اپنے کو محمدی نہ کہتا تھا۔ اور نسبت محمد بن عبدالوہاب کے نام سے قائم کی گئی چنانچہ سارے غیر مقلدین مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقلید کرتے اور اپنے کو محمدی کہلاتے ہیں۔

غیر مقلد کب سے اہلحدیث بنے؟

عقائد کی خرابی اور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی وجہ سے وہابی جب رسوا اور خوار ہونے لگے اور لفظ وہابی کو بدمذہبی کا نشان سمجھا جانے لگا اس وقت غیر مقلدین کے مسلم پیشواء اور محدث مولوی محمد حسین بٹالوی نے بسیار جدو جہد کے بعد اپنی مہربان سرکار انگریز سے وفاداری کے صلہ میں لفظ وہابی کو بدل کر اہل حدیث کہلانے کی منظوری کے بعد تشہیر کی، چنانچہ ہفت روزہ ''اہلحدیث'' سوہدرہ کے ایڈیٹر مشہور غیر مقلد مولوی عبدالمجید سوہدری لکھتے ہیں:

''کس قدر شرم کا مقام ہے کہ بعض اہل حدیث علماء نے بھی (انگریز کے ساتھ) جہاد کے خلاف فتویٰ دیا خطاب بھی پایا انعام بھی پایا مذہب وہابیت کی روح کو کچل کر رکھ دیا یہاں تک کہ وہابی کہلانا جرم سمجھا گیا اور سرکاری کاغذات میں بڑی جد و جہد کے بعد اپنا نام بدلوایا گیا بجائے وہابی کے اہلحدیث لکھوایا گیا۔ (انگریز اور وہابی ص ۲۴)

معلوم ہوا کہ تبدیلی پوشاک خوشی کی خاطر اہلحدیث کا چولہ زیب تن فرمایا گیا جامہ کی تبدیلی مولوی محمد حسین بٹالوی کی رہین منت ہے، یہی مولوی عبد المجید سوہدری مولوی محمد حسین بٹالوی کے حالات بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''لفظ وہابی آپ (محمد حسین بٹالوی) ہی کی کوشش سے سرکاری دفتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔'' (سیرت ثنائی ص ۳۷۲)

مولوی محمد اسمٰعیل پانی پتی مقالات سرسید جلد ۹ ص ۲۱۲، اور مولوی محمد جعفر تھانیسری تاریخ عجیبہ ص ۲۹، ۸۵ میں لکھتے ہیں کہ:

'' مولوی محمد حسین بٹالوی نے گروہ وہابی غیر مقلدین کے لئے اہل حدیث

مستقل نام تجویز کیا اور انہوں نے باقاعدہ برطانیہ کی وفاداری کا اعلان کرتے ہوئے سرکاری تحریرات میں وہابی کے بجائے اہلحدیث لکھے جانے کے احکامات جاری کرائے“

چنانچہ اہلحدیثوں پر ان کی مہربان سرکار گورنمنٹ برطانیہ کا احسان ہے کہ انہوں نے وہابیوں کو اپنے سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کے استعمال کو منع فرمایا چنانچہ لیٹر نمبر ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء کو جاری فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :

(ترجمہ) گورنر جنرل بہادر جناب سی آئی ایچ سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط وکتابت میں وہابی لفظ استعمال نہ کیا جائے (ہفت روزہ اہلحدیث ۲۶ جون ۱۹۰۸)

لفظ اہلحدیث میں نہ اللہ کی مرضی نہ حدیث سے واسطہ صرف اپنی سرکار انگریز کی منظوری سے اختیار کیا گیا، پس یہ لفظ اہلحدیث بدعت ٹھہرا، اور سارے غیر مقلدین بدعتی اور محمد حسین بٹالوی کی تقلید اختیار کی گئی جو غیر مقلدین کے نزدیک شرک ہے چنانچہ اپنے اصول کے مطابق مشرک ہوئے جیسا کہ آئندہ بھی آتا ہے۔

غیر مقلدین نے کب جنم لیا؟

وہابیہ کے معتبر ترجمان، غیر مقلدین کے معتمد، جامع البیان، مولوی عبید اللہ سندھی فرماتے ہیں :

”پٹنہ کے مولانا ولایت علی معرکہ بالاکوٹ میں موجود نہ تھے موصوف مولینا اسمٰعیل شہید کی اس جماعت کے خاص رکن تھے جو مولانا شہید نے حجۃ اللہ پڑھنے کے بعد اس پر عمل کرنے والی ایک جماعت بنائی تھی جو لوگ رفع یدین اور آمین بالجہر کیا کرتے لیکن ہجرت کے موقع پر امیر شہید کے سمجھانے سے مصلحت عامہ کے پیش نظر اس جماعت کو ختم کردیا گیا چنانچہ

اب مولانا ولایت علی نے اس جماعت کے احیاء کو اپنا مقصد بنایا۔'' (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۱۴۰)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمعیت غیر مقلدین کو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے جنم دیا مگر مصلحت عامہ کے پیش نظر اس کو ختم کر دیا گیا جس کا احیاء مولوی عنایت علی نے کیا کہ اس طرح جماعت کو دوبارہ زندگی میسر آئی۔ غور طلب یہ بات ہے کہ رفع یدین، آمین بالجہر جو غیر مقلدین کا شعار ہے جس کو عین حدیث کے مطابق بتاتے ہیں صرف امیر سید احمد کے حکم سے مصلحت عامہ کی خاطر کیوں ترک کر دیا گیا جبکہ احیاء سنت مقصود تھا گویا حدیث پاک پر سید احمد کے قول کو ترجیح دی گئی، مولوی عبیداللہ سندھی اسکی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''جب مولانا محمد اسمٰعیل شہید نے حجۃ اللہ امام عبد العزیز سے پڑھی تو اپنے جد امجد شاہ ولی اللہ کے طریقہ پر عمل شروع کیا انہوں نے اپنی ایک خاص جماعت بھی تیار کی جو حجۃ اللہ البالغہ پر عمل کرے یہ لوگ شافعیہ کی طرح رفع یدین اور آمین بالجہر کرتے تھے جیسا کہ سنن میں مروی ہے دہلی کے عوام میں شورش پھیلتی رہی مگر حزب ولی اللہ کا کوئی عالم مولوی اسمٰعیل شہید اور ان کی جماعت پر معترض نہ ہوسکتا تھا بعد میں جب افغانی علاقہ میں ہجرت کا فیصلہ ہوا تو امیر (سید احمد) شہید نے مولانا اسمٰعیل سے دریافت کیا کہ مولانا آپ رفع یدین کیوں کرتے ہیں؟ مولانا نے کہا رضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے، امیر (سید احمد) شہید نے کہا کہ مولانا اب رضائے الٰہی کے لئے رفع یدین کرنا چھوڑ دیجئے اس کے بعد مولانا شہید کی خاص جماعت نے بھی ان کی اطاعت میں یہ عمل چھوڑ دیئے۔'' (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۱۱۳۔۱۱۴)

اس روایت نے بالکل واضح کر دیا کہ غیر مقلدین رفع یدین اور آمین بالجہر وغیرہ امور مولوی اسمٰعیل کی تقلید میں کرتے ہیں اور ان ہی کی تقلید میں ان اعمال کو چھوڑ دیا

تھا۔" مزید شہادت درکار ہو تو محکم گواہ حاضر ہے مولوی محمد تھانیسری فرماتے ہیں:

"یہ عمل بالحدیث کا چرچا جو اس وقت ملک ہندوستان میں ہورہا ہے آپ ہی کی ذات مقدس کا پرتو ہے۔" (سوانح احمد حصہ چہارم ص ۱۳۹)

وہابیہ کی ان معتبر روایات سے خوب واضح ہوگیا کہ فرقہ غیر مقلد کو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے جنم دیا اس سے قبل برصغیر میں اس فرقہ کا وجود نہ تھا بریں بنا دہلی کے عوام میں شورش بڑھتی رہی اور رفع یدین آمین بالجہر وغیرہ اعمال جو غیر مقلدین کا شعار ہیں حدیث پر ہرگز عمل نہیں بلکہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقلید میں جاری و ساری ہیں۔

اہل حدیث اور لفظ حدیث کا استعمال

محقق مجہول فرماتے ہیں:

"محمدی، 'اہلسنّت' اور 'اہلحدیث' میں اہلحدیث کا نام زیادہ جامع ہے (پھر کہتا ہے) اہلحدیث کا نام اس سے بھی زیادہ جامع ہے کہ لفظ حدیث قرآن کو بھی شامل ہے اس لئے اہل حدیث سے مراد وہ جماعت ہوتی ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کرے۔" (اصلی اہلسنّت ص ۸)

سبحان اللہ! (عزوجل) کہاں حضرت مجہول کا اصلی اہلسنّت ہونیکا دعویٰ فرمانا پھر پلٹا کھا کر محمدی جامہ زیب تن فرمانا اور اسمٰعیل دہلوی کی تقلید کا پٹہ گلے میں لٹکانا پھر لوٹ پوٹ کر اہلحدیث کا چولہ تن نازنین پر سجانا اور مولوی محمد حسین کی تقلید کا پٹہ زیب گلو بنانا، اس پر فخر فرمانا، لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم، نیز واضح ہو کہ لفظ حدیث قرآن کریم میں جھوٹی کہانیوں اور من گھڑت افسانوں کو بھی فرمایا گیا، مثلاً ....

''ومن النا . من یشتر ی لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین.''

یعنی: '' اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں (حدیث) خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکادیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں، ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔''

(سورۃ لقمٰن آیت نمبر۶)

یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کیلئے دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا، اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ محمد ﷺ تمہیں عاد وثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم اور اسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی معلوم ہوا کہ قرآن کریم نے جھوٹے افسانوں اور کہانیوں کو حدیث فرمایا کہ اس کے ذریعہ قرآن کریم سے روکتے اور گمراہ کرنا چاہتے ہیں، قرآن کریم میں دوسری جگہ ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

'' قد نزل علیکم فی الکتب ان اذا سمعتم ایات اللہ یکفر بھا و یستھزء بھا فلا تقعد و معھم حتیٰ یخو ضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم.''

یعنی: '' بے شک اللہ تعالیٰ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور انکی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی ان ہی جیسے ہو'' (سورۃ نساء آیت نمبر۱۰۴)

یہاں کفار کی اس بکواس یعنی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے انکار اوران کی ہنسی بنانے کو ''حدیث'' فرمایا گیا۔

تیسری جگہ ارشاد فرمایا:

'' اذا رأیت الذین یخوضوا فی اٰیٰتنا فاعرض عنهم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیره.''

یعنی:'' اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں (یعنی طعن واستہزاء مذاق کے ساتھ) تو ان سے منہ پھیرلے جب تک اور بات میں نہ پڑیں۔ (سورۂ انعام آیت نمبر ۶۸)

یہاں کفار کے طعن و استہزاء یعنی ہنسی مذاق کو حدیث فرمایا گیا لہٰذا حکم دیا گیا کہ ان سے منہ پھیرلیں یہاں تک کہ''فی حدیث غیرہ''اس ہنسی مذاق کو نہ چھوڑ دیں ۔ اسی طرح غیر مقلدین نے اللہ کی آیتوں کوٹھٹھا بنالیا جو آیات کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کردیتے ہیں اور مسلمانوں کومشرک کہتے ہیں گویا اسلام کوشرک بتاتے ہیں، چنانچہ غیرمقلدین نے ان ہی آیات قرآنی کے مطابق اپنے فرقہ کا نام اہلحدیث رکھا کہ قرآن کریم میں''لہو الحدیث''مذکور ہے بنا بریں حضرت مجہول فرماتے ہیں کہ لفظ حدیث قرآن کو بھی شامل ہے۔ لہذا غیرمقلدین کا نصب العین ہی مسلمانوں کو بھلائی سے روکنا اور برائی کا حکم کرنا ہے، چنانچہ حضرت مجہول فرماتے ہیں:

'کہتے اپنے آپ کو اہلسنّت ہیں اور کرتے عید میلاد ہیں ، کہتے اپنے آپ کو اہلسنّت ہیں پڑھتے مولود ہیں کھاتے ختم اور گیارھویاں ہیں اسی طرح سے قل مثل تیجا ، چالیسواں بہت سی بدعات ہیں،(اصلی اہلسنّت ص ۶)

وہ محبوب رب العالمین جس کے ذکر کو اللہ عزوجل نے رفعت اور بلندی بخشی اور فرمایا'' ورفعنا لک ذکرک'' ان کے ذکرِ میلاد اور مولود سے کس قدر عناد ہے مسلمانوں کو ان کے ذکر مبارک کی برکات و رحمت سے روکتا اور صدقات نافلہ سے منع

کرتا ہے ان سب کو بدعات کہتا ہے اور یہی غیر مقلدین سینما چلانے کا مطالبہ کرتے ہیں ملاحظہ ہو روزنامہ جنگ کراچی ۲ / دسمبر ۱۹۸۴ء ص ۵ کالم نمبر ۲، کوٹ غلام محمد (نامہ نگار) جمعیت شبان اہلحدیث کوٹ غلام محمد کا ایک ہنگامی اجلاس امیر جمعیت حافظ محمد ارشد کی زیرِ صدارت منعقد ہوا اجلاس میں چند قراردادیں بھاری اکثریت سے منظور کی گئیں اس کے علاوہ مقامی سینما کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ مٹینی شو دوپہر کو ساڑھے تین بجے شروع کیا جائے تاکہ مساجد میں نمازیوں کی حاضری متاثر نہ ہو۔''

معلوم ہو کہ بھلائی سے روکنا اور برائی کا اجراء کرنا غیر مقلدین کا بہترین پسندیدہ مشغلہ ہے ایسوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'' المنفقون والمنفقت بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر وينهون عن المعروف ويقبضون ايديهم''

یعنی :'' منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں۔''

غیر مقلدین کے حسب حال ہے کہ بھلائی سے منع کرنا برائی کا حکم دینا تو ظاہر، اور مٹھی بند رکھیں کہ راہ خدا میں خود خرچ کرنا تو درکنار دوسروں کو صدقات نافلہ نیاز و فاتحہ سے منع کرتے ہیں۔''

حسین فریب

حضرت مجہول مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی ناپاک سعی فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

'' اب آپ شاہ عبدالقادر جیلانی کا بیان حق نشان بھی سنیں جو ہمارے حق میں زبردست شہادت ہے وہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین ص ۲۶۴ پر فرماتے

ہیں:

اعلم ان لاھل البدع علامات یعرفون بھا فعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ فی اھل الاثر.

یعنی: بدعتیوں کی بہت سی علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں بڑی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو برا بھلا کہتے ہیں اور سخت سست کہتے ہیں۔"
(اصلی اہلسنّت ص ۴۲۔۴۳)

ا۔ حضرت مجہول اپنے سارے حمایتیوں کو بلالیں اور سب مل کر یہ ثابت کردیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ پاک میں کون سا اہلحدیث تھا ہم بحمدہٖ عبارات وہابیہ غیرمقلدین سے ثابت کرچکے ہیں کہ وہابیہ نے دسمبر ۱۸۸۶ء میں اہل حدیث کا روپ دھارا ہے۔

اس پر طرہ یہ کہ کہتا ہے کہ

"وہ (سیدنا غوث اعظم) خود بھی اہلحدیث تھے۔" (اصلی اہلسنّت ص ۴۳)

۲۔ سید الاسیاد، مرجع الاوتاد، غوث الثقلین سیدنا عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تم کو کیا علاقہ وہ مقلد، اپنے امام کے پیروان کے اقوال کو دین جانیں، غنیۃ الطالبین شریف اپنے امام سے سند لاتے فرماتے ہیں:

لایکاثرا ھل البدع ولا یرانیھم ولا یسلم علیھم لان امامنا احمد بن حنبل"

یعنی بدمذہبوں کے پاس جاکران کی گنتی نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے ان پر سلام نہ کرے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔

یہ غیر مقلد کہ امام کو مانتے ہی نہیں بلکہ شرک جانتے ہیں۔

۳۔ علاوہ ازیں حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیس رکعت تراویح کے قائل و عامل، ارشاد فرماتے ہیں "تراویح کی بیس رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا

چاہیئے، بیس رکعت کے پانچ ترویحہ ہیں یعنی ہر چار رکعت کا ایک ترویحہ۔" (غنیۃ الطالبین شریف مترجم اردو ص ۳۶۸، مدینہ پبلشنگ کراچی)

اور غیر مقلد آٹھ رکعت کا قائل بیس رکعت تراویح کو بدعت جانے اور پڑھنے والے کو بدعتی۔

۴۔ نیز تم کو سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عناد اور اس درجہ سینہ میں کینہ کہ نام اقدس کے ساتھ "غوث الاعظم" کہنا شرک جانیں کہ وہابی دھرم میں غیر اللہ کو فریادرس کہنا ہی شرک ہے اور غوث کا معنی ہی فریادرس ہے۔

۵۔ اہل الاثر کو برا کہنا تمہارے مذہب کا شعار ہے وہ غیرمقلد کیسا جو اہل الاثر (محدثین کرام) کو برا نہ کہے۔

چنانچہ حضرت مجہول فرماتے ہیں:

"اماموں کے مقلدین کھڑے رہ جائیں گے پھر وہ اپنے بنائے ہوئے اماموں کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے۔" (اصلی اہلسنّت ص ۳۴)

تمام امت سید الابرار علیہ السلام کو دوزخی بنایا جن میں ائمہ کبار اور اولیاء نامور بھی شامل چنانچہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان کہ بدعتی اہل الاثر کو برا کہتے ہیں تم پر صادق آتا ہے، غیرمقلدین ہی اس کے مصداق ہیں۔

فرقہ بندی

حضرت مجہول فرماتے ہیں:

"حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں بلکہ تفریق ہوتی ہے دین کے ٹکڑے ہوتے ہیں حنفی شافعی وغیرہ فرقے اسی طرح پیدا ہوئے اس لئے اپنے آپ کو حنفی وغیرہ کہنا دین میں تفریق پیدا کرکے اس کو برباد کرنا ہے۔"

(اصلی اہلسنّت ص ۸)

حضرت مجہول کی نرالی منطق قابل داد ہے حنفی ، مالکی، شافعی وغیرہ کو فرقے بتاتا ہے اور دین کو ٹکڑوں میں تقسیم کرتا ہے جس پر نہ دلیل نہ برہان مگر بزور لسان جو چاہا کہہ دیا اس مفلس کو یہ بھی نہیں معلوم کہ فرقہ کہتے کسے ہیں اور حنفی، مالکی ، شافعی اور حنبلی کے فرقہ ہونے کی کیا دلیل ہے اور وہ کونسا دین کا ٹکڑا ہے جو حنفیوں میں ہے مالکیوں میں نہیں اور شافعیوں میں ہے حنبلیوں میں نہیں یا کسی حنفی نے شافعیوں وغیرہ پر طعن کیا یا کسی شافعی وغیرہ نے احناف و حنابلہ وغیرہ کو بے دین گمراہ کہا ہرگز نہیں بلکہ ایک دوسرے کے مداح ہیں اور سب کو امام برحق مانتے ہیں یہ بات جب ہی ہوگی جب دین کامل ہو دیکھو ائمہ شافعیہ و مالکیہ وغیرہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہیں اسی طرح احناف امام مالک شافعی وغیرہ کے مداح ہیں۔ البتہ فرقے غیر مقلدین میں ضرور ہیں اگرچہ وہ قلیل اقل، آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ حضرت مجہول فرماتے ہیں:

"غیر مقلدین تو آٹے میں نمک کے برابر ہیں" (اصلی اہلسنّت ص ۲۸) اس کے باوجود بھی ان میں بیسیوں فرقے جو ایک دوسرے پر طعن کرتے اور گمراہ بے دین کہتے ہیں چند فرقوں کے نام یہ ہیں (۱) اہلحدیث غزنوی (۲) اہلحدیث امرتسری (۳) اہلحدیث روپڑی (۴) اہلحدیث ثنائی (۵) اہلحدیث امامیہ (۶) اہلحدیث ستاریہ (۷) اہلحدیث غربا (۸) اہلحدیث سلفیہ (۹) اہلحدیث شبان (۱۰) جماعت مسلمین وغیرہ ان کی آپس میں جوتا پیزار اور ایک دوسرے پر طعن آئندہ صفحات میں آتا ہے پس فرقے بنانا اور دین کے ٹکڑے کرنا غیر مقلدین کا نصب العین ہے۔

چنانچہ حضرت مجہول کا یہ فرمانا:

"ایک کو پکڑنے سے فرقے پیدا ہوتے ہیں دین کے ٹکڑے ہوتے ہیں دین کے چار ٹکڑے ایسے ہی تو ہو گئے قرآن کہتا ہے ولا تفرقوا فرقے فرقے نہ

بنو ولاتکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینھم و کانو شیعا کیوں کہ جوفرقے بنالیتے ہیں وہ مشرک ہوجاتے ہیں۔''

(اصلی اہلسنّت ص ۱۷۔۱۸)

حضرت مجہول چار کو روتے تھے حالانکہ وہ فرقے نہیں ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں مگر غیر مقلدین میں دس فرقے ہم نے گنائے باقی فرقے نہ بھی ہوں تو دس کیا کم ہیں پھر ایک دوسرے کے مخالف، غیر مقلدین کا فرقے ہونا اور دین کے ٹکڑے کرنا آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر ہے چنانچہ اصول فتویٰ سے سارے غیر مقلد مشرک ٹھہرے آیات قرآنیہ میں جو خیانت کی اس پر تبصرہ کی ہمیں حاجت نہیں کیوں کہ ان کا اصول انہی پر لوٹ آیا وہ خود ہی مشرک ثابت ہوئے۔

غیر مقلدی فرقوں میں افتراق

حضرت مجہول کو غیر مقلدین کی اقلیت کا اعتراف ہے فرماتے ہیں:

''غیر مقلدین تو آٹے میں نمک کے برابر ہیں مقلدین اور غیر مقلدین میں مابہ الامتیاز تقلید ہی ہے اکثر لوگ تقلید ہی کرتے ہیں اقل قلیل لوگ ایسے ہیں جو اس لعنت سے بچے ہوئے ہیں'' (اصلی اہلسنّت ص ۲۸)

غیر مقلدین اقلیت کے باوجود متعدد فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں ہر فرقے دوسرے فرقے پر طعن کرتا، گمراہ بے دین بتاتا ہے جس کی تفصیل کا یہ مختصر عجالہ متحمل نہیں البتہ مشتے نمونہ ازخروارے ان میں آپس کی ہنگامہ آرائی ملاحظہ ہو۔

۱۔ روپڑی اہلحدیث کے پیشواء مولوی عبداللہ صاحب، ثنائی اہلحدیث کے شیخ کل مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔ ''ہم ان (ثناء اللہ) کو جہنمی، معتزلی، ملحد کافر بلکہ خبیث جانتے ہیں مولوی ثناء اللہ سے دوستی نہ رکھو کیونکہ وہ بے دین آدمی ہے۔'' (مظالم روپڑی ص ۵ مطبوعہ امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء)

دیکھو یہ دونوں غیر مقلد ہیں ایک فرقے کا امیر دوسرے فرقے کے امیر کو کس طرح لعن طعن کر رہا ہے کیا اس کے بعد بھی کوئی یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ سب فرقے غیر مقلدوں کے ایک ہیں۔

۲۔ غزنوی اہلحدیث کے امام عبدالجبار صاحب ، ثنائی اہلحدیث کے پیشوا مولوی ثناء اللہ کے متعلق فرماتے ہیں'' مولوی ثناء اللہ کے قواعد گمراہ کن ہیں۔''

(مجموعہ فتاویٰ ص ۲۱۹ مطبوعہ امرتسر)

۳۔ امرتسری اہلحدیث کے پیشواء مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء کو ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے اہلحدیث کے مقتدر پیشوا مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق فرماتے ہیں :

اذا کان الغراب دلیل قوم سیہدیہم طریق الھالکینا

یعنی کوا جس قوم کا رہنما ہوگا وہ ان کو تباہی کیطرف لے جائے گا۔''

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۱۴ء)

۴۔ روپڑی اہلحدیث ہی کے پیشوا مولوی عبداللہ کے متعلق غیر مقلد اخبار ''محمدی'' دہلی نے یہ سرخی جما کر'' روپڑی نے پھر رونا شروع کر دیا'' لکھا کہ دنیا میں اگر کسی کو اعلیٰ احمق کی ضرورت ہو تو وہ اس چھوٹی کھوپڑی والے انسان نما ہستی (عبداللہ روپڑی) کو دیکھ لے''۔ (اخبار محمدی ص ۱۷، ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء)

۵۔ غزنوی اہلحدیث کے معتمد ترجمان مولوی عبدالحق صاحب ، ثنائی اہلحدیث کے سربراہ مولوی ثناء اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں'' مولوی ثناء اللہ امرتسری ملحد اور معتزلی ہے یہ شخص لائق امامت اور قابل اتباع نہیں ہے اس کا جنازہ نہ پڑھا جاوے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔'' (اربعین ص ۲۸، ۲۹۔ مطبوعہ لاہور)

۶۔ امیر جمعیت اہلحدیث کل پاکستان مولوی اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ کے متعلق

معروف غیر مقلد مولوی فیروزالدین لکھتے ہیں ۔'' گویا اس طرح آمر پاکستان مولوی اسمٰعیل آف گوجرانوالہ نے سیالکوٹ میں تفریق و انتشار کا بیج بویا حافظ محمد شریف کے مقابلہ میں پارٹی بازی کرائی اور سیالکوٹ کے اہلحدیثوں کی باہمی جنگ کا کوریا بنادیا۔''

(پمفلٹ انتشاری کانفرنس ص ۷)

۷۔ اور اسی میں ہے '' آہ مولوی اسمٰعیل صاحب کی امامت کی برکت سے گوجرانوالہ میں اختلاف کی خلیجیں جغرافیائی حیثیت اختیار کرچکی ہیں لائلپور میں سر پھٹوں کا بازارگرم ہے ملتان میں انتشار کا جھگڑا چل رہا ہے۔ سارے پاکستان کے اکثر علماء اہلحدیث مولوی صاحب سے نالاں ، مولوی صاحب سے علماء کو ہزاروں شکایتیں ہیں سید صاحب (ابوبکر غزنوی خلف الرشید مولوی داؤد غزنوی) کے ساتھ مولوی نے ایسا لڑائی جھگڑا اور جدال شروع کررکھا ہے کہ سارے پاکستان کے اہلحدیث رورہے ہیں''۔

(انتشاری کانفرنس ص ۱۱)

۸۔ جمعیت اہلحدیث ہند کے سیکریٹری مولوی عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں ''مولوی ثناء اللہ امرتسری مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ ہے۔'' (فیصلہ مکہ ص ا مطبوعہ امرتسر)

۹۔ اہلحدیث امامیہ کے نزدیک جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ اس سے ملنا جلنا جائز نہیں۔'' (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

۱۰۔ امیر جمعیت اہلحدیث مولوی محمد یوسف صاحب کلکتوی فرماتے ہیں۔'' مولوی عبدالستار دہلوی ، شراح حدیث بزرگان دین امت محمدیہ پر احسان فرمانے والوں کو جھوٹا اور فریبی قرار دینے والا ہے اور یہ شیوہ ان کو ورثہ میں ملا ہوا ہے۔'' (الارشاد جدید ص ۲۴، ۲۵ رجب ۱۳۷۷ھ)

۱۱۔ثنائی اہلحدیث کے پیشواء مولوی ثناء اللہ امرتسری ، دہلوی اہلحدیث کے شیخ کل مولوی

فقیر اللہ مدراسی کے متعلق لکھتے ہیں'' آپ کے رسائل جو میرے پیش نظر ہیں ہر فقرے ہر سطر اور ہر صفحہ میں بجز کافر، مرتد، ملحد اور دجال منافق زندیق کی رٹ کے سوا کوئی مستحسن بحث علمی، پند و نصائح کا نام تک نظر نہیں آتا''۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۱۱، ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

۱۲۔ غیر مقلدین کا نومولود فرقہ جماعت مسلمین کہتا ہے'' اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجئے (پھر کہتا ہے) گزشتہ اشاعتوں میں ہم یہ ثابت کر چکے کہ قرآن و حدیث کی رو سے ایمان والوں کا بس ایک ہی نام ہے یعنی مسلم اور یہ دوسرے تمام فرقے وارانہ نام ہیں یہ نام ان کے فرقوں نے خود رکھ لئے ہیں قرآن و حدیث سے ان ناموں کا کوئی ثبوت نہیں گزشتہ اشاعتوں میں ہم نے بتایا تھا کہ صرف اہلحدیث ہی اپنے نام کا ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انہیں بھی اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی''۔

(جماعت المسلمین ص ۲)

غیر مقلدین کے فرقوں میں افتراق و انشقاق کا اجمالاً تذکرہ مشتے نمونہ از خروارے بیان کیا گیا جس سے غیر مقلدین میں فرقوں کی کثرت اور ان کا باہم جدال و افتراق واضح ہے چنانچہ اپنی بیان کردہ اصول کی تفسیر کہ ولاتفرقوا فرقے فرقے نہ بنو ولاتکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعا. کیوں کہ جو فرقے بنالیتے ہیں وہ مشرک ہوجاتے ہیں، کے تحت، چونکہ غیر مقلدین نے بکثرت فرقے بنالئے لہٰذا وہ مشرک ہوگئے۔

لفظ حنیف کی بحث

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں۔

''حنفیت سے اسلام کی تعریف نہیں ہوتی کیونکہ حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں''(اصلی اہلسنت ص ۸)

پھر کہتا ہے:

''حنفیت کے لفظ میں قرآن و حدیث دونوں نکل جاتے ہیں''۔
(اصلی اہلسنّت ص ۸)

گویا غیر مقلدین کے نزدیک حنفیت سے اسلام کی نہ تو پہچان ہوتی ہے اور نہ یہ اسلام کی کوئی قسم ہے یعنی اسلام کی جس قدر قسمیں تجویز کی جائیں ان میں حنفیت کوئی قسم نہیں اسکا صاف مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ حنفیت کفر ہے پھر اس پر دلیل دیتا ہے کہ حنفیت کے لفظ میں قرآن و حدیث دونوں نکل جاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں حنفیت کا کوئی ذکر نہیں نہ لفظاً نہ معناً کہ جس سے حنفیت کا اسلام میں ہونا ثابت ہو۔

سبحان اللہ ! کیسا انوکھا دعویٰ اور کیسی اچھوتی دلیل ، آخر کو محقق ہیں کہ بیک وقت غیر مقلد بھی مولوی اور علامہ بھی اس پر طرہ کہ محقق بھی ہیں۔ فقیر ادب سے معروض ! محقق جی آنکھوں کے ساتھ اپنا دماغی علاج بھی کرائیں

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور کیا آفتاب کا

سنو! اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے،

'' قل بل ملة ابراهيم حنيفا و ما كان من المشركين ۝''

یعنی:'' تم فرماؤ بلکہ ہم ابراہیم کا دین حنفی (جو ہر باطل سے جدا) لیتے ہیں اور وہ مشرکوں سے نہ تھے''۔

مجہول میاں کچھ سمجھ میں آیا دیکھو صراحتاً حنیفا موجود جو معناً اور لفظاً دونوں طرح مذکور۔ اگر ہماری نہ مانو تو اپنے موسیرے بھائی ابوالکلام آزاد سے پوچھ لو شاید تمہاری سمجھ مین آجائے یہ دیکھو مولوی ابو الکلام فرماتے ہیں:

''لیکن تم کہو، نہیں (خدا کی عالمگیر سچائی ان گروہ بندیوں میں محدود نہیں ہوسکتی) اس کی راہ تو وہی ''حنفی'' راہ ہے، جو ابراہیم کی راہ تھی یعنی تمام انسانی طریقوں سے منہ موڑنا اور صرف خدا کے سیدھے سادے فطری طریقے کا ہو رہنا اور یقیناً وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔''

(ترجمان القرآن جلد نمبر ا ص ۲۸۵، مکتبہ سعید ناظم آباد نمبر ۲ کراچی)

ثابت ہوا کہ اسلام جو شرک و باطل سے پاک وہی راہ حنفی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کا دین تھا اس قسم کی آیات بکثرت قرآن کریم میں مذکور، مثلاً

آیت ۲. ما کان ابراهیم یهودیا و لانصرانیاو لکن کان حنیفا مسلماo
(آل عمران ۶۷)

آیت ۳. قل اننی هدانی ربی الی صراط مستقیم دینا قیماملة ابراهیم حنیفاo (الانعام ۱۶۲)

آیت ۴. ومن احسن دینا ممن اسلم وجهه لله وهو محسن واتبع ملة ابراهیم حنیفاo (النساء ۱۲۵)

آیت ۵. فاتبعوا ملة ابراهیم حنیفاo (آل عمران ۹۵)

آیت ۶. ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهیم حنیفاo (النحل ۱۲۳)

آیت ۷. انی وجهت وجهی للذی فطرالسموات والارض حنیفا وما انا من المشرکینo (الانعام ۸۰)

چنانچہ آج بھی مسلمان نماز شروع کرنے سے پہلے اس آیت کو پڑھتا ہے پھر نیت نماز کی کرتا ہے ثابت ہوا کہ وہی دین حنفی ہے جو ہر باطل (کفر و شرک) سے جدا ہو اور یہی اسلام کی سچائی اور حقیقی تعریف ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے و تبتل الیه تبتیلا۔

یعنی: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔
اسلام کی اس سے بڑھکر اور کیا تعریف ہوگی۔

تقلید پر طعن

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں

''مقلد تو انسان کو جانور کہنے کے مترادف ہے کیونکہ جانور کے گلے میں پٹہ ڈالنے کو کہتے ہیں۔'' (اصلی اہلسنّت ص ۲۴)

پھر لکھتا ہے۔

''جب تقلید کا معنی ہی گلے میں پٹہ ڈالنا ہے تو انسان ہوکر جانور کی طرح کسی کا پٹہ ڈالنا ناک کٹوانا نہیں تو اور کیا ہے اس سے بڑی ذلت اور بے عزتی اور کیا ہوسکتی ہے'' (اصلی اہلسنّت ص ۲٦)

پھر لکھتا ہے۔

''جب تقلید میں انسانیت کی توہین ہے تو کسی کی بھی ہو نبی کی ہو یا امام کی''۔ (اصلی اہلسنّت ص ۲٦)

یہ غیر مقلدین کے محقق جنکی یہ تہذیب و اخلاق ہے کہ ساری امت مرحومہ میں اولیاء اجلہ و اکابر ائمہ شامل کہ سب مقلد ہیں سوائے مجتہدین کے اس گستاخ دریدہ دہن نے پہلے جانور کہا جب اس پر بھی جی نہیں بھرا تو ذلت اور بے عزتی سے ناک کاٹنا بھی کہہ ڈالا اور انسانیت کی توہین بتا کر دل کا بخار نکالا یہاں تک کہ امام بخاری جن پر یہ سارے گیر مقلد سر منڈاتے ہیں ان کی بھی رعایت ملحوظ نہ رکھی تقلید کا پٹہ ان کے بھی زیب گلو ہے امام بہر نوع امام ہیں غیر مقلد نبی کی بھی تقلید کو تیار نہیں۔

تقلید کے معنی اور اسکی تعریف

تقلید کا لغوی معنٰی ۔ ’’ قلادة در گردن بستن ‘‘ یعنی گلے میں پٹہ ڈالنا ۔ اس سے یہ کہاں لازم آیا کہ جانور ہی کے گلے میں پٹہ ڈالنا اس لئے کہ پٹہ ایک علامت ہے نہ کہ طوق جو قیدیوں کو پہنایا جاتا ہے لیکن اصطلاح شریعت میں دوسرے کی بات بلادلیل مان لینا جیسا کہ تسلیم قول الغیر بلادلیل مذکور ہے چنانچہ علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

التقلید قبول القول بان یعتقد من غیر معرفة دلیل — کسی کی بات دلیل جانے بغیر اس طرح مان لینا کہ اس پر اعتقاد جم جائے۔

اسی طرح حاشیہ حسامی میں ہے۔

التقلید اتباع الرجل غیره فیما سمعه یقول اوفی فعله علی زعم انه محق بلا نظر فی الدلیل. — دلیل میں غور فکر کئے بغیر کسی کو اہل تحقیق سے سمجھ کر اس کی کہی ہوئی یا کی ہوئی چیزوں کو سن کر اس کی پیروی کرنا تقلید ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

التقلید هو قبول قول بلاحجة. — بغیر حجت و دلیل کسی کا قول قبول کر لینا تقلید ہے۔

الحاصل تقلید کا معنی بلادلیل دوسرے کی بات قبول کر لینا ، اور غیر مقلدین نبی ﷺ کے ارشاد طیبات کو بھی ماننے کیلئے تیار نہیں جسکی وضاحت حضرت مجہول اس طرح کرتے ہیں۔

’’ اللہ کے اذن کے بغیر نبی کی بات دین نہیں ہوسکتی ‘‘ (اصلی اہلسنت ص ۲۹)

حضرت مجہول اگر اسی پر مصر ہوں کہ ہم لغوی معنٰی کو مانتے ہیں اصطلاحی معنٰی کو نہیں مانتے تو انکو بہت سی باتوں کا انکار کرنا ہوگا : مثلاً ’’ ایمان جس کے لغوی معنٰی امن

دینا ہیں تو قرآن میں جو ایمان کی تعریف کل امن باللہ و ملائکۃ و کتبہ و رسلہ کا انکار کرنا پڑے گا اسی طرح اسلام، کہ سلم سے بنا جسکے معنی ہیں صلح جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فان جنحو اللسلم فاجنح لھا. اگر وہ صلح کی طرف مائل تو تم بھی جھک جاؤ۔

تو قرآن کریم کی وہ آیات جن میں اسلام کا ذکر ہے جیسے: ان الذین عند اللہ الاسلام کا انکار کرنا پڑیگا۔ یونہی گر نبی کے معنی خبر دینے والا اور رسول کا معنیٰ بھیجا ہوا کرو تو اس میں جو کوئی بھی خبر پہنچائے اور جس کو بھیجا جائے عمر، زید، بکر کوئی بھی ہو ان کو نبی اور رسول ماننا پڑے گا۔ لاجرم اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم اصطلاحی معنیٰ جو شریعت نے وضع فرمائے اس پر یقین کریں اور اپنے ایمان کو بچائیں۔ رہ گیا یہ مسئلہ کہ شرعاً کسی کی بات بلا دلیل قبول کرلینا درست ہے؟

حدیث: نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

اقتدوا بالذین من بعد ابی بکر و عمر. میرے بعد ابو بکر اور عمر کی تقلید اور اقتدا کرنا۔

نیز فرماتے ہیں:

علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین. تمہارے اوپر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت (تقلید) لازم ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم. میرے اصحاب ستاروں کی مثل ہیں جسکی تقلید و پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے۔

مخفی نہ رہے کہ اقتدا اور پیروی جب ہی ہوگی کہ ان کا قول بلا دلیل بغیر تحقیق بے چون و چرا قبول کرلیا جائے اور یہی تقلید کا مطلب ہے۔

پٹّہ وسیلہ نجات ہے

حضرت مجہول فرماتے ہیں:

’’یہ امتیاز کتوں کیلئے ہے کہ جس کے گلے میں پٹہ نہیں ہوتا اس کو گولی مادیتے ہیں اور جس کے گلے میں ہوتا ہے اس کو گولی نہیں مارتے‘‘

(اصلی اہلسنّت ص ۲۴)

حضرت مجہول کو یہ تو اعتراف ہے کہ جس کتے کے گلے میں پٹہ نہیں ہوتا اس کو گولی ماردیتے ہیں اس جملہ ہی سے ثابت ہوا کہ پٹہ وسیلۂ نجات ہے۔ پس غور طلب یہ امر ہے کہ صرف پٹہ ایک جانور کو دوسرے جانوروں ممتاز بنادیتا ہے اگرچہ وہ عام آدمی کا پٹہ ہو تو خاص شخصیت کا پٹہ کس درجہ کا ممتاز ہوگا۔ دیکھو اصحاب کہف کا کتا کہ اس کے گلے میں اصحاب کہف (جو اولیاء عیسوی سے تھے) کے پٹہ نے کتے کو جنتی بنادیا اس کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ تو جو شخص اولیاء امت محمدیہ ﷺ کا پٹہ زیب گلو بنالے وہ کیوں نہ دوسروں سے ممتاز ہوگا۔ دیکھو مولانا جلال الدین رومی نے جب حضرت شمس تبریز علیہ الرحمۃ کی غلامی کا پٹہ زیب گلو بنایا، عارف رومی ہوگئے، خود فرماتے ہیں۔

بیا ساقی عنایت کن تو مولانائے رومی را
غلام شمس تبریزم قلندر رور دمیگر دم

محمد بن اسمٰعیل بخاری تھے کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا پٹہ زیب گلو فرمایا امام بخاری ہوگئے پس معلوم ہوا کہ ’’پٹہ وسیلہ نجات ہے‘‘۔

غیر مجتہد پر تقلید ائمہ فرض ہے

اے عزیز جان لو! کہ اللہ عزوجل کیلئے اپنی مخلوق پر کچھ فرائض ہیں کہ چھوڑنے

کے نہیں، کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں، کچھ حدیں ہیں کہ جو ان سے آگے بڑھے ظالم ہو اور ہلاکت میں پڑے اور ان سب یا اکثر کیلئے شرطیں اور تفصیل ہیں جنہیں گنتی ہی کے لوگ جانتے ہیں جن کہ بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وما یعقلها الا العالمون — اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔

اس واسطے حکم فرمایا:

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون — تو اہل ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

اور ایسے احکام کہ انکا علم بغیر تشریح شارع یا اجتہاد و مجتہد کے حاصل نہیں ہوتا تو کیا تمام آدمی حلال وحرام و جائز و واجب دین کے جتنے احکام ان پر ہیں سب کے عالم ہیں، نصوص شریعت کے معنیٰ کا سب کو احاطہ ہے منصوص سے مسکوت کا حکم پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے اب اس سے ان کا حکم پوچھئے جنہیں نہ علم ہے نہ بصیرت نہ اجتہاد کی قدرت، کیا وہ شتر بے مہار بنا کر چھوڑ دیئے گئے، ہرگز نہیں۔ پس ان کے لئے احکام الٰہی جاننے کی کوئی سبیل ہے؟ آیا کہ خود دیکھیں حالانکہ وہ نگاہ نہیں رکھتے۔ اجتہاد کریں، حالانکہ قدرت نہیں رکھتے یا یہ کہ ہدایت و ارشاد والے علماء کی طرف رجوع لائیں امور دین میں ان پر اعتماد کریں جو وہ فرمائیں مطیع ہو کر اس پر کاربند رہیں، اسی لئے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وماکان المؤمنون لینفروا کافة فلو لانفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین و لینذر و اقومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون۔ — یعنی: مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور واپس آکر قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں۔

تو اللہ عزوجل نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مؤمنین کو اس سے معاف فرمایا اور مہمل اور آزاد کسی کو نہیں رکھا تو ضرور اہل ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد ہوا یعنی جب احکام الٰہیہ ہر عام و عامی پر ہیں آزاد کوئی نہ چھوڑا گیا اور فقہ سیکھنے کو صاف فرمادیا کہ سب سے نہیں ہوسکتا ہر گروہ سے بعض اشخاص سیکھیں اور اپنی قوم کو احکام بتائیں کہ وہ مخالفت حکم سے بچیں تو صاف صاف لوگوں کو ان فقیہوں کی بات پر چلنے کا حکم ہوا اور اسی کا نام تقلید ہے جس کی فرضیت قرآن کریم کی نص سے ثابت۔

وہ جو تقلید ائمہ سے آزاد از خود محقق بن جانے والے شرائط اجتہاد کے حامل اور اجتہاد پر قدرت رکھتے ہیں اور علوم شرعیہ کے تمام اصول وفروع کی شاخوں میں اجتہاد کرسکتے ہیں یا کسی میں دسترس ہے کسی میں نہیں برتقدیر آخر جس میں مجتہد نہیں اس میں اپنی راہ بتائے یا جس میں اجتہاد کا دعویٰ ہے اپنے جوہر دکھائے فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائے جن کا حکم خاص اس نے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن اوّل و آخر، جرح و تعدیل وتفریع و تاصیل کسی بات میں دوسرے سے سند نہ پکڑی ہو ابھی ابھی حق کھل جاتا اور دھوکہ زوال پاتا ہے لاجرم اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ائمہ مجتہدین کی طرف رجوع لائیں اور حاشیہ تقلید کا بار اٹھائیں چنانچہ ثابت ہوا کہ تقلید ائمہ مجتہدین فرض شرع مطہر ہے قرآن اس کا گواہ حدیث اس کی شاہد، ساری امت مرحومہ اس کی قابل، اس کی قائل، اس کی فاعل، جس روز قرآن کا ارشاد الیوم اکملت لکم دینکم ہوا معلوم ہوگیا کہ بفضل تعالیٰ ہمارا دین کامل ہوگیا مگر جس طرح غیر مقلدین کے نزدیک بغیر حدیث کامل دین پر عمل ناممکن جب تک مبین قرآن، تبین و بیان نہ فرمائیں اور مطالب قرآنیہ کا ایضاح نہ کردیں ناسخ ومنسوخ عام وخاص فرض و ندب و اباحت و ارشاد وغیرہ کی وضاحت نہ فرمائیں یہاں تک کہ بعض الفاظ شریفہ سے کیا مراد ہے یہ نہ بتائیں قرآن پر عمل ناممکن یونہی جب تک ائمہ مجتہدین علماء دین متین

بہ نظر غور و تامّل قرآن و حدیث کو دیکھ کر ہمیں ان کے مطالب سے آگاہ نہ فرمادیں ناسخ ومنسوخ وغیرہ نہ بتادیں کلیات سے نئے نئے حوادث و جزئیات کا حکم استنباط کر کے نہ سمجھادیں اس وقت تک عامۃ الناس کو دین کامل پر کامل عمل ممکن نہیں۔

فقہ پر طعن

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں۔

''فقہ لوگوں کی رائے کو کہتے ہیں جو غلط بھی ہوسکتی ہے (پھر کہتا ہے) فقہ دین نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فقہ کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں''۔

(اصلی اہلسنّت ص ۱۴)

سبحان اللہ! محقق کی تحقیق انیق کہ فقہ دین نہیں لوگوں کی رائے ہے حالانکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین.

پس کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے۔

تو اللہ تعالیٰ دین میں فقہ سیکھنے کا صراحۃً حکم فرمائے اور دین کی فقہ فرض فرمائے حضرت مجہول اس کو ٹھکرائیں لوگوں کی رائے بتائیں قرآن کریم کا رد فرمائیں اور کہیں کہ فقہ دین نہیں۔

نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین. جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی فقہ عطا فرماتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

کونوا ربانیین حلماء فقهاء حکماء. ربانین میں ہوجاؤ بردبار فقیہ اور عالم۔

بخاری شریف میں ہے۔

معاویه خطبا یقول سمعت النبی ﷺ من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین وانما انا قاسم و الله یعطی.

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسکو دین کی فقہ عطا فرماتا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔

نیز بخاری شریف میں ہے:

قال عمر تفقهوا قبل ان تسردوا.

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حاکم (سردار) بننے سے پہلے فقہ حاصل کرو۔

اور یہ محقق مجہول قرآن و حدیث کا انکار ہی نہیں بلکہ ان کا رد کرتا ہے اور فقہ کو ان کی رائے بتاتا ہے۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہوا کہ فقہ، قرآن و حدیث سے الگ کوئی چیز نہیں شرح وتفسیرِ حدیث وقرآن ہے فقہ ان ہی کا روشن بیان ہے، عطر مجموعہ، سنت رسول وکتاب مجید ہے، فقہ مجمل کی تفصیل ہے، فقہ دینی تیسیر و تسہیل ہے، فقہ راہ حسن وصواب و ہدائی ثواب پر دلیل ہے، فقہ رحمت رب جلیل ہے

غیر مقلدین کا محقق مجہول کہتا ہے:

''اختلاف تو فقہ میں ہوتا ہے جو نام ہی اقوال و آراء کا ہے جو ہے ہی مظنۂ اختلاف حدیث تو رسول کے قول وفعل کو کہتے ہیں جس میں اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔'' (اصلی اہلسنّت ص ۱۴، ۱۵)

کہنے کو یہ شخص محقق ہے مگر اس غریب مفلس کو اتنا بھی علم نہیں کہ حدیث کس پر صادق آتا اور اس کی کتنی قسمیں ہیں اگر کسی حنفی بریلوی کی نعلین برداری کا شرف حاصل ہوتا تو آئیں بائیں نہ بکتا، جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

الحدیث یطلق فی قول النبی ﷺ تقریراً و حکما و علی فعله و تقریره وکذا یطلق الحدیث علی قول الصحابة و فعلهم وعلی تقریرهم وکذلک یطلق الحدیث علی قول التابعین و فعلهم و تقریرهم.	حدیث کہتے ہیں حضور ﷺ کے قول کو وہ صراحۃً یا حکماً اور حضور ﷺ کے فعل اور تقریر کو اور اسی طرح حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول و فعل اور ان کی تقریر پر اوراسی طرح حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے تابعین کے قول فعل اور ان کی تقریر پر۔

چنانچہ حدیث کی تین قسمیں ہیں شیخ محقق حضرت مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ما انتهی الی النبی ﷺ یقال له المرفوع وما انتهی الی الصابی یقال له الموقوف وما انتهی الی التابعی یقال له المقطوع.	جس حدیث کا سلسلہ روایت نبی ﷺ تک منتہی ہوتا ہے اسے حدیث ''مرفوع'' کہتے ہیں اور جس حدیث کا سلسلہ روایت کسی صحابی تک منتہی ہوتا ہے اسے حدیث موقوف کہتے ہیں اورجس حدیث کا سلسلہ روایت کسی تابعی تک منتہی ہوتا ہے اسے حدیث مقطوع کہتے ہیں۔

پس صحابہ میں بوجہ اختلاف حدیث اور اپنے اپنے اجتہادات کی بنا پر اختلاف جاری ہوا اور وہ اختلاف ان کے پیروؤں اور مقلدوں میں ساری ہوا۔ تو محقق مجہول کا بر بنائے اختلاف فرقہ کہنا اوردین کے ٹکڑے ٹھہرا کرحکم شرک لگانا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کومشرک بنانا ہے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ نہ دیکھا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع و مقلدان سے فتویٰ لیتے اور اسی

طریقہ پر چلتے، اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع و مقلدان کی طرف تھے ان ہی کے فتووں پر عمل کرتے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع و مقلدان کے ساتھ اوران کے حکم پر چلتے وغیرہ ذالک جو اہل علم سے پوشیدہ نہیں اور وہ اختلافات آج تک قائم ہیں سب فریق مشورہ کرکے ایک بات پر عامل نہ ہوتے اگرچہ قرآن عظیم میں ہمیشہ پڑھا کئے:

فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ و الرسول. جب کسی بات میں اختلاف ہوتو اسے اللہ اوررسول کی طرف رجوع کرو۔

اس پر عمل نہ کیا بلکہ اپنے عالموں کے قول پر اڑے رہے، مسعودی، عمری، عباسی نام کہلانا کوئی چیز نہیں کام وہی رہا جو حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی نے کیا کام سے کام ہے نہ کہ نام سے جس کا حضرت مجہول کو اعتراف ہے فرماتے ہیں:

''رب تو وہ بھی نہیں کہتے تھے لیکن درجہ ان کو رب کا دیتے تھے۔''

(اصلی اہلسنت ص ۴۰)

حضرات عالیہ صحابہ کرام سے لیکر پچھلے ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین تک کوئی مجتہد ایسا نہیں جس نے بعض احادیث صحیحہ کا ماَدل یا مرجوع یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل نہ ٹھہرایا ہو۔

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارۂ تیمّم جنب پرعمل نہ کیا اور فرمایا: اتق اللہ یا عمار کما فی صحیح مسلم، یوں ہی حدیث فاطمہ بنت قیس دربارۂ عدم النفقہ والسکنی اللمبتوتۃ پر اور فرمایا۔ لاتترک کتاب ربنا فلا سنۃ بنینا بقول امرأۃ لاتدری حفظت ام نسیت رواۂ مسلم۔ یوں ہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث تیمّم پراور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ۔ اولم ترلم یقنع بقول عمار کما فی الصحیحین، یونہی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث

مذکور فاطمہ پر، اور فرمایا : مالفاطمه الاتتقی الله رواه البخاری، یوں ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الوضوء مما مست النار پر اور فرمایا: انتوضاء من الحميم رواه الترمذی یوں ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث عبد اللہ بن عباس ،رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه ﷺ لایستلم هذین الرکعتین پر اور فرمایا لیس شیء من البیت مهجور اکرافی النجاری من روایة الحمودی و المستلملی، یوں ہی جماہیر ائمہ صحابہ و تابعین ومن بعد ہم نے حدیث الوضوء من لحوم الابل پر، وهو صحیح معروف من حدیث الرئجابربن سمرة وغیره همارضی الله تعالیٰ عنهم۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اور ان کے بعد تابعین وائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اپنے اپنے اصول سے نئے حوادث کے احکام استنباط کرنے میں اجتہادی اختلافات ہوئے وہ انکے مقلدوں میں جاری اور ساری رہے مگر یہ سب ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں حاصل سب کا ایک ہی ہے جیسے شاخوں کے متعدد ہونے سے ثمر مختلف نہیں ہوسکتا جس شاخ سے حاصل کرو ثمرو ہی ملے گا اسی لئے ارشاد ہوا:

بایهم اقتدیتم اهتدیتم — جسکی اقتدا وتقلید کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

چنانچہ غیر مجتہدین پر مجتہدین کی تقلید فرض ہوئی اسے چھوڑ کر عمل بالحدیث حرام ہے کہ یہ حدیث کو نہ سمجھے گا اور اس کے راجح و مرجوح ، ناسخ ومنسوخ، صحت اسناد صحت متن ،صحت فقہی پر مطلع نہ ہوسکے گا تو اسے حکم الٰہی پر ظن بھی نہیں مل سکتا۔ اپنے وہم کو ظن سمجھ لینا اور بات ہے اور امام کے قول پر عمل کیا تو قطعاً حکم الٰہی بجالایا کہ:

فاسئلوااهل الذکر ان کنتم لاتعلمون علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

تو قطع و یقین کو چھوڑ کر شک اور وہم میں پھنسنا حرام ہے۔

غیر مقلد اور علم حدیث

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں:

''حدیث کے عالم تو اصل میں اہلحدیث ہی ہوتے ہیں اوروں کو اوّل تو حدیث آتی ہی نہیں اگر آجائے تو ان کے پاس چلتی نہیں''۔
(اصلی اہلسنّت ص ۴۵)

سبحان اللہ! جو بھی جاہل گنوار ''اہلحدیث'' بن گیا وہ حدیث کا عالم ہوگیا تو اہلحدیث میں مولوی اور اس کے بعد علامہ اور محقق کہ ہر مولوی و علامہ محقق، نہیں ہوتا مگر جو محقق ہے وہ مولوی و علامہ ضرور ہوتا ہے کہ جاہل ہرگز محقق نہیں ہوسکتا پھر اس محقق مجہول کے علم کی فراوانی اور حدیث کا حال اس کے مرتبت کتابچہ سے ظاہر نیز یہ مختصر چھوٹا چندورقی کتابچہ اس میں اس کے علمی جواہر کا یہ عالم کہ ایک جگہ لکھتا ہے:

''اگر ہم حنفی نہیں کہلاتے تو اس کے معنیٰ یہ تو نہیں کہ ہم انکو امام بھی نہیں مانتے''۔ (اصلی اہلسنّت ص ۳)

گویا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام مانتا ہے پھر کہتا ہے۔:

''اسلام میں سوائے پیغمبر کے کوئی امام نہیں ہوسکتا'' (اصلی اہلسنّت ص ۳۱)

اور لکھتا ہے:

''نبی کے سوا کوئی امام نہیں ہوسکتا'' (اصلی اہلسنّت ص ۳۰)

مقولہ مشہور ہے جب دین جاتا ہے حماقت آہی جاتی ہے مجہول کے دونوں قول آپس میں متضاد ہیں اگر ان کو متضاد نہ کہیں تو سوائے اس کے کہ مجہول نے امام اعظم کو نبی تسلیم کرلیا اور کیا لازم آئے گا، پھر لکھتا ہے:

''مقلد اپنے امام کی بات کو دین سمجھتا ہے جو گویا حق تشریع، اللہ کا تھا وہ اپنے امام کو دیتا ہے''۔ (اصلی اہلسنّت ص ۳۹)

پھر کہتا ہے:

''رب تو وہ (یہودی) بھی نہیں کہتے تھے لیکن ان کو رب کا درجہ دیتے تھے۔''
(اصلی اہلسنّت ص ۳۰)

• گویا امام کی بات کو دین سمجھ لینا ہی اس کو رب بنانا ہے کیونکہ حق تشریع جو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ امام کے لئے مان لیا تو امام کو رب بنالیا اگرچہ زبان سے رب نہ کہا۔

اس چند ورقی کتابچہ میں حدیث دانی اور علم کی فراوانی کا یہ عالم ہے کہ پہلے امام اعظم کو امام مانا پھر کہہ دیا کہ اسلام میں نبی کے سوا کوئی امام ہی نہیں اس کے بعد کہہ دیا کہ امام بنانا ہی رب بنانا ہے کیونکہ اسکی بات کو دین مان لینا اگرچہ زبان سے اس کو رب نہ کہا (نوٹ: پھرامام ہونا کاہے کا) جب محقق کا یہ عالم ہے تو مولوی اس کے سامنے کوئی چیز نہیں، یہ غیر مقلدین کے محقق ہیں اور ان کی یہ بلندشان لاحول ولاقوۃ الا باللہ.

پس حدیث کا علم تو مجتہد ہی کو ہوتا ہے جن کے وسیلۂ جلیلہ سے انکے مقلدین میں علم حدیث آیا۔ سطحی طور پر ایک آدھ حدیث کو دیکھ لینا علم نہیں کہلاتا ہزار ہا بحار ذاخرہ جبال شاہقہ ہیں جنہیں طے کرنے کے بعد آدمی ایک مسئلہ میں رائے دے سکتا ہے کہ یہاں حکم شرع یہ ہے اورحدیث کا منشایہ، اوّل تو سند حدیث و اقوال رجال اور ان کے حق میں علماء کے اقوال سے تفتیش تام پھر باہم ترجیح جرح و تعدیل کے مواقع مختلفہ پر اطلاع تام، پھر بحالت عنعنہ مدلسین کا کامل اہتمام، خصوصاً وہ جن کی نسبت معلوم کہ ضعفاء مجروحین سے تدلیس کرتے، کما صرحہ العلماء الکرام، اسی طرح اختلاط کی معرفت اور یہ کہ کس نے اس سے قبل اختلاط اخذ کیا اورکس نے بعد میں الی غیر ذالک من الامور العظام۔

ثانیاً: حدیث کے طریق و متابعت کاتتبع و استقراء کہ شذوذ و نکارت و اضطراب سند یامتن پروقوف حاصل ہو۔

ثالثاً: علل خفیہ سے بحث خامص جس پر صدہا سال سے اب تک کوئی قادر نظر نہیں آیا یہاں تک کہ متاخرین سے اکابر محدثین و اعاظم ناقدین کا منتہائے مبلغ صرف تصحیح اسناد ہے اگروہ صحیح کہیں بھی تو اس کے معنیٰ صرف اس قدر کہ اسناد صحیح ہے ۔ کیا یہ سب مدارج غیر مقلدین کو حاصل ہیں کہ ان سب مدارج کو قدم راسخ سے طے کرے تو صحت حدیث پر حکم کر سکتا ہے اب ماورائے صحاح میں تو ان امور کی ضرورت ظاہر۔ رہیں صحاح تو ان میں سنن نسائی و ابن ماجہ بیشک نقد و تنقیح کی محتاج کہ نہ وہ تصریحاً ترمذی کی طرح بحث کریں نہ ان سے ابوداود کی طرح نص منقول ہے کہ ہمارا مسکوت علیہ صالح ہے ، تجربہ شاہد کہ ان میں بہت احادیث ضعیفہ بھی ہیں خصوصاً سنن ابن ماجہ تو فقط ان کی روایت علامت صحت نہیں ترمذی اگرچہ بحث کرجاتے ہیں مگر علماء ناقدین نے تصحیح و تحسین میں انہیں تساہل کی طرف منسوب کیا اور بہت تصحیحوں بلکہ تحسینوں میں ان پر انتقاد کیا تو محقق کو وہاں بھی حاجت بحث باقی۔ سکوتِ ابو داؤد اگرچہ ان کی تصریح سے امارت صلاح ہے مگر عند التحقیق اس سے صرف صالح احتجاج مراد نہیں بلکہ صالح اعتبار کو بھی شامل **كما صرح به الامام العلامه ابن الحجر العسقلانى**۔ توان کا سکوت صحیح و حسن پر مقتصر نہ ہوا بلکہ ضعیف غیر باطل بھی اس میں داخل ، وہ خود اپنے رسالہ میں کہ اہل مکہ کو لکھا فرماتے ہیں: **فما كان من حديث فيه وهن شديد فقد بينهٗ** صاف ظاہر ہوا کہ صرف بیان ضعف شدید کا التزام ہے اور خود امتحان ہی گواہ کہ ان کے مسکوت علیہ میں ضعاف موجود ۔

تو یہاں بھی نقد و تنقید سے غنا مقصود۔ افراد مسلم میں بھی بعض احادیث متکلم فیہا ہیں **كمانص عليه النقاد منهم خاتم الحفاظ السيوطى**۔ رہ گئی صحیح بخاری اس میں صحت تعالیق کا خود التزام نہیں یوں ہی متابعات میں تساہل اہل حدیث کا داب قدیم۔ تو صرف بخاری کے اصول مسند میں بحث و تفتیش سے کام نہ لیجئے

تو رہی تقلید کی تقلید ہی ائمہ مجتہدین کی نہ سہی امام بخاری کی سہی کہ صرف ان کے اعتبار پر صحت مان لی تو جس سے بھاگے تھے وہی گلے میں پڑی۔

امام اعظم پر طعن

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں:

''اسلام میں پیغمبر کے سوا کوئی امام نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ کسی کو امام اعظم بنالیا جائے۔'' (اصلی اہلسنّت ص ۳۱)

پھر لکھتا ہے:

'' (امام اعظم کہنا) شرعاً بھی ناجائز کیونکہ اس قسم کے لفظ اللہ کو پسند نہیں چنانچہ بخاری مسلم کتب احادیث میں ہے:

اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمہ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک.	خبیث ترین شخص وہ جس پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سخت ناراض ہونگے وہ شخص ہے جو شہنشاہ کہلائے۔

ظاہر ہے کہ جو بھی دنیا میں شہنشاہ کہلاتا ہے وہ دنیا کے بادشاہوں کے لحاظ سے ہی شہنشاہ کہلاتا ہے۔اللہ کے مقابلہ میں تو کوئی بھی شہنشاہ نہیں بنتا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اس نام پر کتنے ناراض ہیں اسی طرح امام اعظم کو قیاس کرلیں'' (اصلی اہلسنّت ص ۳۳)

حضرت مجہول کو جب لفظ کے خلاف کوئی صورت بن نہ پڑی تو لفظ شہنشاہ کا سہارا لیا۔تو امام اعظم کو شہنشاہ سے کیا نسبت اور عرفاً شہنشاہ بھی معیوب نہیں جبکہ استغراق حقیقی پر محمول نہ کیا جائے اور اعظم کہنا تو حدیث سے ثابت ۔ ابوداؤد میں مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے کہ میں وفد بنی عامر کے ساتھ حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ہم نے کہا:

انت سیدنا.	آپ ہمارے سید ہیں

ارشاد فرمایا:

فقال السید اللہ — سردار تو اللہ ہی ہے

پھر عرض کیا:

فقلنا افضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا قولکم. — آپ فضل میں ہمارے افضل ہیں ہمارے اعظم ہیں تو ارشاد فرمایا اس طرح کہا کرو۔

تو اعظم کہنے کا ثبوت حدیث میں موجود، اور سید کہنے کو تو منع فرمانا بھی استغراق حقیقی کے معنوں میں ہے ورنہ سید بھی معمول۔ علاوہ ازیں حدیث میں ممانعت تو نام رکھنے کی ہے کسی کے وصف میں کوئی بات بیان کرنے میں اور نام رکھنے میں بڑا فرق ہے۔

توضیح

اصل منشائے منع لفظ ''شہنشاہ'' کا استغراق حقیقی پر حمل ہے یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں اس کے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنیٰ قطعاً مختص بحضرت عزت جل جلالہ ہیں اور اس کے معنیٰ کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحتاً کفر ہے کہ اس کے استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی سلطنت ہے یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے مگر حاشانہ ہرگز کوئی مسلمان اس کا ارادہ کرسکتا ہے نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے۔ بلکہ قطعاً عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم **مستفاد** ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطعہ ہے۔ اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے یہ قطعاً باطل ہے یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائرو سائر ہیں منع ہوجائیں گے مثلاً قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، شیخ المشائخ، عالم العلماء، صدر الصدور، امیر الامراء، وغیرہم جن کے نظائر کتب دینیہ

میں متکاثر موجود، ان الفاظ کو عموم استغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین، عالم العلماء، سید الاسیاد قطعاً رب العزت جل جلالہٗ ہی کے لئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی، حاکم، سید، ملک بمعنیٰ بادشاہ بھی اس کے ساتھ خاص۔ قال تعالیٰ واللہ یقضی بالحق، وقال تعالیٰ الحکم والیہ ترجعون، قال تعالیٰ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا الاعلم لنا، وفد بنی عامر نے حاضر ہوکر حضور ﷺ سے عرض کی ”انت سیدنا“ حضور ہمارے سردار ہیں فرمایا ”السید اللہ“ سید تو اللہ ہی ہے (رواہ احمد و ابوداؤد) یوں ہی ملک (بادشاہ) قال تعالی لہ الملک ولہ الحمد، قال تعالیٰ لمن الملک۔ خود حضور ﷺ نے اس حدیث ”ملک الملوک“ کی تعلیل میں فرمایا ”لاملک الا اللہ“ بادشاہ کوئی نہیں سوائے اللہ کے (رواہ مسلم) مگر حاشا ان تمام الفاظ میں نہ ہرگز یہ معنیٰ قائلین کی مراد۔ نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر، مغرور، جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو مابدولت واقبال اور اپنے بڑے عہدیداروں امراء وزراء کو بندہ، حضور و فدوی، خاص لکھتے ہیں جن کے تکبر کی یہ حالت کہ اُنہی امراء کو قاضی القضاء و امیر الامراء خطاب دیتے اور خود لکھتے اوروں سے لکھواتے بلکہ جو ان کے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنیٰ ابہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود ان سلاطین پر بھی حاکم ہیں تو کیا امکان تھا کہ اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً یا افادۃً ہر طرح قطعاً یقیناً متروک و مہجور جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ حدیث شریف میں اسکی تعلیل یوں ہی ارشاد ہوئی لاملک الااللہ، اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں، ظاہر ہے کہ حصر اسی ”السید ھو اللہ و مولیٰ کم“، اللہ کے قبیل سے ہے ورنہ خود قرآن عظیم میں ارشاد ہوا:

وقال الملک انی ریٰ — اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب دیکھا۔

اور فرمایا:

وقال الملک ائتوان به — اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس لے آؤ۔

اور فرمایا:

ان الملوک اذا دخلوا قریة — بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں۔

اور فرمایا:

ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا — بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا۔ وغیرہ

حضرت محقق مجہول نے اپنے اصولِ مذہب کے مطابق حدیث شریف میں بھی خیانت کی اور پوری حدیث نہ لکھی جس سے مفہوم واضح ہوجاتا مسلم شریف میں وہ حدیث یوں ہے۔:غیظ رجل علی اللہ یوم القیمة و الخبثه و اغیظه علیه رجل کان یسمیٰ ملک الاملاک.

حدیث شریف کا آخری جملہ یعنی بادشاہ کوئی نہیں اللہ کے سواء پس حاصل حدیث کا وہی ہے جو مذکور ہوا کہ جس شخص نے بدعویٰ الوہیت و خدائی اپنا نام ملک الاملاک رکھا اس پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا ورنہ عرفاً اور مجازاً لفظ شہنشاہ کا استعمال بزرگان دین نے بکثرت فرمایا مثلاً امام رکن الدین ابوبکر محمد بن ابی المفاخر بن عبد الرشید کرمانی علیہ الرحمۃ جواہر الفتاویٰ کتاب الاجارہ باب سادس میں فرماتے ہیں: قال الامام القاضی ملک الملوک ابو العلی۔ نیز علامہ خیر الدین رملی استاد صاحب درمختار نے فتاویٰ خیریہ میں نقل فرمایا: قال سئل ملک الملوک ، نیز حضرت عمدة العلماء والاتقیاء زبدة العرفاء والاولیاء مولوی معنوی سیدی جلال الدین الملة و الدین رومی، مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

گفت شاہنشاہ جز ارس کم کنید دربجنگدنا مش ازخط برزنید
پیش شاہنشاہ بروش خوش نباز تابسوزد برسر شمع طراز

عارف باللہ داعی الی اللہ سیدی مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مفخر الاسلام، سعد ابن الاتابک الاعظم شاھنشاہ المعظم مالک رقاب الامم مولی الملوک العرب والعجم.

نیز فرماتے ہیں:

بارعیت صلح کن وزجنگ خصم ایمن نشین
زانکہ شاہنشاہ عادل رارعیت لشکر است

محبوب الٰہی حضرت عارف باللہ سیدی خسرو علیہ الرحمۃ اواخرقران السعدین صفت تخت شاہی میں فرماتے ہیں:۔

کیست جزازوے کہ نہد پائے راست
پیش شکوہے کہ شہنشاہ راست

عارف باللہ امام العلماء حضرت نورالدین جامی قدس سرہٗ قدس السامی تحفۃ الاحرار میں فرماتے ہیں۔

زد بجہاں نوبت شاہنشہی
کوکبہ فخر عبید اللٰہی

مخدوم قاضی شیخ شہاب الدین تفسیر بحرالمواج میں فرماتے ہیں سلطان السلاطین خداوند باعجز وتمکین بادشاہ سلیمان تمکین "

غرض کلمات اکابر ملت واولیاء ملت میں صدہا نظائر موجود ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ عرفاً شہنشاہ کہنا نہ معیوب ہے نہ ممنوع۔

علم حدیث اور امام اعظم ابو حنیفہ

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں:

''آپ کہتے ہیں اپنے آپکو اہلسنّت لیکن تقلید اماموں کی کرتے ہیں''

(اصلی اہلسنّت ص ۶)

اور کہتا ہے:

''آپ کا تعلق امام ابوحنیفہ اور ان کی فقہ سے ہے نہ حدیث سے ہے۔''

(اصلی اہلسنّت ص ۹)

پھر کہتا ہے:

''کلمہ تو محمد رسول اللہ کا پڑھتے ہیں اور حنفی بن کر پیروی امام ابوحنیفہ کی کرتے ہیں''۔ (اصلی اہلسنّت ص ۱۲)

ان عبارات خبیثہ کا مطلب یہ ہے کہ غیر مقلدین، مقلدین خصوصاً اہلسنّت احناف کو مسلمان نہیں سمجھتے کیونکہ کلمہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کا پڑھتے ہیں لیکن پیروی امام اعظم کی کرتے ہیں صرف ان کی فقہ سے تعلق ہے نہ حدیث سے تعلق نہ محمد رسول اللہ ﷺ سے اور ظاہر ہے جس کا تعلق محمد رسول اللہ ﷺ سے نہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں، چنانچہ کہتا ہے۔

''اگر (حدیث پر) عمل کرتے ہوتے تو اہلحدیث ہوتے''۔ (اصلی اہلسنّت ص ۸)

بحمدہٖ! ہم ثابت کر چکے کہ فقہ پر عمل کرنا ہی حدیث پر عمل کرنا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون. علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

الاسئلوا اذالم یعلموا وانسا شفاء العی السئوال.	کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا پوچھنا ہی ہے۔(اخرجہ ابوداؤد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

اس بیان روشن تبیان سے ثابت ہوا کہ حضورﷺ کی سچی پیروی اور حدیث پر مکمل عمل تو مقلد ہی کرتے ہیں غیر مقلد حدیث پر عمل کرنے کے اہل ہی نہیں اگرچہ انا خیر منہ اپنے استاد ابلیس کی تقلید میں کہتے رہیں۔ حدیث کو سن لینا یا کسی کتاب میں سے دیکھ لینا ہی کفایت کرتا تو حضور سرکار دو عالمﷺ یہ کیوں فرماتے:

نضراللہ عبداً سمع مقالتی فحفظها ورعاها واداها	اللہ عزوجل اس بندکو سرسبز کرے جس نے میری حدیث سن کر یاد کی اور دل میں رکھی اور ٹھیک ٹھیک اوروں کو پہنچادی۔

فرب حامل فقه غیر فقیه کہ بہتیروں کو حدیث یاد ہوتی ہے مگر فہم و فقہ کی لیاقت نہیں رکھتے پر دوسرے ان سے زیادہ فہیم اور فقیہ ہوتے ہیں (اخرجه الشافعی واحمد والدارمی و ابوداؤد و الترمذی ، صحیح ابن ماجه دالبیهقی فی المدخل عن زید بن ثابت والدارمی عن جبیر بن مطعم، نحوه احمد و الترمذی و ابن حیان باسنا د صحیح عن ابن مسعود والدارمی عن ابی الدرداء رضوان اللہ علیهم اجمعین)

اگر مجرد حدیث پر اطلاع کافی ہوتی تو ہزاروں لاکھوں محدثین گزرے سب مجتہد ہوتے حالانکہ اکثر مقلدین تھے حتیٰ کہ امام تاج الدین سبکی علیہ الرحمہ نے رئیس المحدثین امام بخاری کو بھی شافعیہ میں گنا ہے تم کس گنتی میں ہو۔

نمیدانی کہ! معارج حدیث میں وجوہ احتجاج و طرق تعلیل و معانی ادوات و اقسام

نظم و انواع معنی وصورتعارض و اسباب ترجیح و مسالک تطبیق پھر ان سب میں ائمہ علماء کے اختلافات کثیرہ اور ہرجگہ قول راجح کی تنقیح وتنقید ان وادیوں کی نظر صائب وفکر ثاقب سے قطع کرے لاکھوں مخصص ہوتے ہیں۔ ہزاروں مطلق مقید ہوتے ہیں صدہا ظاہر ماؤل ہوتے ہیں بہت مورد پرمقتصر رہتے ہیں وامثله ذلک شائعقه و ذائعة۔ کبھی بلحاظ سائل حکم صادر ہوتا ہے کمافی الحدیث قبلة الصائم،بعض قیود محض بنظر واقع ہوتے ہیں کما فی قولہٖ اضعافاً مضاعفة ۔ گاہے بے مقصدتشریع مجرد اخبار مراد ہوتا ہے کمافی حدیث علیک السلام تحیة الموتی۔ اور ان کے سوا صدہا معارک مردآزماومہالیک جانفرسا ہیں اہل نقدو اجتہاد کے سوا کون ہے کہ ان حقائق دقیقہ و دقائق عنیقہ پر اطلاع پائے اور ان تنگ وتار دشوار گزار گھاٹیوں سے سلامت گزر جائے ناواقف کے اس منصب رفیع تک نہ پہنچا اگرچہ اپنے آپ کو عالم تبحر جانے جب قدم دھریگا منہ کہ بل گرے گا ایسے ہی لوگوں کو حدیث میں فرمایا:

افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا. بے علم فتویٰ دیا سوخود بہکے اوروں کو بہکایا۔

(اخرجه احمد والدارمی و البخاری والمسلم والترمذی و ابن ماجه عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه)

اسی لئے حدیث میں آیا:

من قال فی القرآن برأیه فاصاب فقدا خطاء. جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کہا اور اس کا کلام ٹھیک ہی پڑا جب بھی خطا کی۔

(اخرجهٗ ابوداؤد والترمذی و النسائی عن جندب بنؓ عبداللہ رضی تعالیٰ عنہ)

جولوگ ایک آدھ حدیث دیکھ کر ازخود اہلحدیث بن بیٹھے اوراپنے ناقص علم قاصر فکر فاتررائے سے کچھ مفاد ٹھہراکرعمل بالحدیث کا نام لیتے اور ارشادات عالیہ ائمہ مجتہدین و امینان شرع متین وارکان دین کو پیٹھ دیتے ہیں وہ حقیقتاً حدیث کا خلاف

کرتے ہیں اور راہ ضلال و اضلال میں قدم دھرتے ہیں بخلاف مقلدین کے کہ اللہ عزوجل نے انہیں جہل بسیط پر آگاہ فرما کر جہل مرکب سے خلاص دیا اور انہوں نے دین متین کے محکم ستونوں میں سے کسی ستون کو مضبوط تھام لیا ان کا ''قال ابو حنیفہ و قال الشافعی'' پر عمل کرنا حقیقۃ قال اللہ و قال الرسول کا متبع ہونا ہے والحمدللہ رب العالمین۔

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں:

''کتاب ان (امام اعظم) کی کوئی نہیں باقی ہر امام کی کتاب ہے صحاح میں تقریبا روایت ان کی کوئی نہیں باقی ائمہ کی روایات کے علاوہ مستقل اپنی مسند ہے حدیث کی کتابیں ہیں شاگرد بھی بلاواسطہ اتنے نہیں جتنے اور ائمہ کے آخر امام اعظم کس اعتبار سے ہیں'' (اصلی اہلسنت ص ۳۱۔۳۲)۔

آنکھ والا تیرے جلوے کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

یہ مجہول ''محقق'' ہے مگر امام اعظم کو نہیں جانتا مفلس پوچھتا ہے امام اعظم کس اعتبار سے ہیں، علم والوں سے پوچھو، امام المحدثین امام عامر شعبی جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پایا، حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی، و سعد بن ابی وقاص و سعید ابن زید و ابو ہریرہ و انس بن مالک و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن زبیر و عمران بن حصین و جریر بن عبداللہ و مغیرہ بن شعبہ و عدی بن حاتم و امام حسن و امام حسین وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بکثرت اصحاب رسول ﷺ کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں جن کا پایۂ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے ہیں بیس سال گزرے ہیں کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہیں پہنچی جس کا علم مجھے اس محدث سے زائد نہ ہو ایسے والا مقام صاحب جلالت شان فرماتے ہیں:

انا لسنا بالفقهاء لكنا سمعنا الحديث فرويناه الفقهاء من اذا علم عمل.

ہم لوگ فقیہ مجتہد نہیں ہم نے تو حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کردیں جوان پر مطلع ہوکر کاروائی کریں گے۔"

(نقله الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ)

اور ملاحظہ ہو، امام المحدثین امام سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلہ ائمہ تابعین سے اور شاگردانِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور تمام اصحابِ صحاح ستہ وغیرہم محدثین کے اساتذہ میں ہیں حدیث میں ان کا پایہ جتنا بلند تھامحتاج بیان نہیں باوصف اس کے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کرتے تھے۔

يامعشر الفقهاء انتم الاطباء و نحن الصيادلة وانت ايها الرجل اخذت بعلاقة الطرفين.

اے فقہ والو! تم طبیب ہو اور ہم محدث عطار ہیں یعنی دوائیں پاس ہیں مگر ان کا طریق استعمال تم مجتہدین جانتے ہو اور اے ابو حنیفہ تم نے تو فقہ و حدیث دونوں کنارے لے لئے۔

حضرت مجہول سمجھ آئی امام اعظم کس اعتبار سے ہیں، نیز وہ مجتہد فی المذہب جیسے مذہب مہذب حنفی میں امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلاشبہ ایسے ائمہ کو حکم و دعویٰ کا منصب حاصل وہ اس کے باوجود اتباع امام اعظم سے خارج نہ ہوئے کہ خود اجل ائمہ مجتہدین فی المذہب قاضی الشرق والغرب امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے مدارج رفیعہ حدیث سب کو مسلم، جن کے بارے میں امام مزنی تلمیذ جلیل امام شافعی فرماتے ہیں۔" هو اتبع القوم للحديث" امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں "منصف فی الحدیث" امام یحیٰ بن معین بان تشدد شدید فرماتے ہیں "ليس فی اصحاب الرای اکثر حديثا منه" امام عبداللہ ذہبی شافعی اس جناب کو حفاظ حدیث میں شمار کرتے اور کتاب تذکرۃ الحفاظ میں بعنوان الامام فقیہ العراقین ذکر کیا یہ امام ابو

یوسف علیہ الرحمہ بایں جلالت شان حضور سیدنا امام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

''کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں نے کسی مسئلہ میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف کرکے غور کیا ہو مگر یہ کہ انہی کے مذہب کو آخرت میں زیادہ وجہ نجات پایا اور بار بار ہوتا کہ میں حدیث کی طرف جھکتا پھر تحقیق کرتا تو امام اعظم مجھ سے زیادہ حدیث صحیح کی نگاہ رکھتے تھے۔''

بحرالرائق کے مفسدات الصلوٰۃ میں امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ:

''میں بعض مسائل میں جانتا حدیث میری طرف ہے تنقیح کے بعد کھلتا کہ امام نے جس حدیث سے فرمایا میری خواب میں بھی نہ تھی۔''

یہی امام ابو یوسف بعض مسائل میں پریشان ہوکر فرماتے جہاں ہمارے استاذ کا کوئی قول نہیں اس میں ہمارا یہی حال ہے'' اور فرماتے ہیں:

ما رأیت اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنفیة.	میں نے ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھکر حدیث کی تفسیر کرنیوالا اور ان فقہی نکات کو پرکھنے والا اور مواقع کا علم رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں:

''انہوں (امام اعظم) نے آثار (حدیث) کو روایت کیا تو ایسی بلند پروازی دکھائی جیسے شکاری پرندے بلند مقام پر نہ عراق میں ان کی کوئی مثال تھی نہ مشرق و مغرب اور نہ کوفہ میں''

امام اجل سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کو وہ علم کھلتا ہے جس سے ہم سب غافل ہوتے ہیں اور فرمایا:

''ابو حنیفہ کا خلاف کرنے والا اس کا محتاج ہے کہ ان سے مرتبہ میں بڑا اور علم میں زیادہ ہو اور ایسا ہونا دور ہے''

امام شافعی نے فرمایا تمام جہاں میں کسی کی عقل ابوحنیفہ کی مثل نہیں۔ امام عاصم نے فرمایا اگر ابو حنیفہ کی عقل تمام روئے زمین کے نصف آدمیوں کی عقلوں سے تولی جائے ابو حنیفہ کی عقل غالب آئے امام ابوبکر بن جیش نے کہا اگر ان کے تمام اہل زمانہ کی مجموع عقلوں کے ساتھ وزن کریں تو ایک ابوحنیفہ کی عقل ان تمام ائمہ اکابر و مجتہدین و محدثین سب کی عقل پر غالب آئے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد اول)

حضرت مجہول کچھ سمجھ میں آئی کہ ابو حنیفہ کو امام اعظم کیوں کہتے ہیں چمگادڑ اگر آفتاب کا انکار کرے تو آفتاب معدوم نہ ہوجائے گا اگر اب بھی تسکین نہ ہوسکی تو اور لیجئے:

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ امام محمد بن سماعہ سے نقل کرتے ہیں:

ان الامام ذکر فی تصانیفہ هفتادو سبعین الف حدیث وانتخب الآثار من اربعین الف حدیث.	امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصانیف میں ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) سے زائد احادیث بیان فرمائیں اور چالیس ہزار (۴۰،۰۰۰) احادیث سے کتاب الآثار کا انتخاب کیا۔

(مناقب علی القاری بذیل الجواهر ج ۲)

اور فرماتے ہیں:

انه وضع ثلاثه الاف و ثمانين الف مسألة منها ثمانية و ثلاثون ايضاً فى العبادة والباقى فى المعاملات.	ابوحنیفہ نے تراسی ہزار (۸۳/۰۰۰) مسائل طے فرمائے جن میں سے اڑتیس ہزار (۳۸/۰۰۰) عبادات اور باقی معاملات کے بارے میں استخراج فرمائے۔ (ایضاً)

ابو حنیفہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی تعداد چار ہزارتھی جو سب مسلمانوں کے امام تھے جن میں ایک ہزار مجتہدین شاگرد جن میں چند مشہور کے اسماء گرامی یہ ہیں: ۱۔ امام المسلمین قاضی القضاء امام ابویوسف، ۲۔ امام المسلمین امام محمد بن الحسن الیشبانی، ۳۔ امام ہذیل التیمی، ۴۔ امام حسن بن زیاد، ۵۔ امام حماد بن ابو حنیفہ، ۶۔ امام عبداللہ ابن مبارک الرازی، ۷۔امام داوٗد بن نصر الطائی، ۸۔ امام فضیل بن عیاض العالم ربانی، ۹۔ امام قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود، ۱۰۔ امام ابراہیم بن ادہم، ۱۱۔بسر بن الحارث، ۱۲۔ حضرت امام ابوعلی شفیق بن ابراہیم ازدی، ۱۳۔ امام اسد ابن عمرو ۱۴۔ امام وکیع بن الجراح، ۱۵۔ امام نقدرجال یحیٰ بن سعید، ۱۶۔ امام ابوسعید یحیٰ بن زکریا، ۱۷۔ امام علی بن مسہر قریشی کوفی، ۱۸۔ امام حفص بن غیاث، ۱۹۔ امام مسعر بن کدام، ۲۰۔ امام ابومحمد نوح رضوان اللہ تعالیٰ علیہم۔

الحاصل امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور انکی شان علم والوں سے پوشیدہ نہیں جاہل کیا جانے۔ ان کے فضائل سے بطور نمونہ از خروارے منقول کردیئے کہ زیادہ کا یہ مختصر عجالہ متحمل نہیں۔

مسلمانوں کومشرک بنانا

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں:

''مقلد خواہ کتنا بھی موحد کیوں نہ بنے وہ مشرک ضرور ہوتا ہے قرآن مجید کی

آیت ومایؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون بتاتی ہے کہ اکثریت دنیا میں ایسے لوگوں کی ہے جو اللہ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہیں ظاہر ہے کہ ایسے لوگ مقلد ہی ہوسکتے ہیں کیونکہ اکثریت دنیا میں ان کی ہے"۔

(اصلی اہلسنّت ص ۲۷، ۲۸)

پچھلے اوراق میں ثابت ہو چکا کہ غیر مقلد اپنے معنوی استاد مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کے امام محمد بن عبدالوہاب کے پیرو ہیں اور ان ہی کی تقلید میں مسلمانوں کو مشرک کہا جاتا ہے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب "تقویۃ الایمان" میں لکھا "ومایومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون" اورنہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر یہ کہ شرک کرتے ہیں یعنی اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان رکھتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔"

(تقویۃ الایمان ص ۱۶، مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور)

اور محمد بن عبدالوہاب نے اپنی کتاب "التوحید" میں لکھا:

اعلموا ان الشرک قد شاع فی ھذا الزمن وذاع والامر الی ماوعد اللہ وقال وما یومن اکثر ھم باللہ الا وھم مشرکون.	جان لو کہ اس زمانہ میں شرک بہت شائع اور پھیل گیا ہے اور کیفیت وہ ہوگئی ہے جس کا بیان اللہ نے کیا اور کہا اور یقین نہیں لاتے بہت لوگ، اللہ پر مگر ساتھ شریک بھی کرتے ہیں۔

پس جو آیت محمد بن عبدالوہاب نے مسلمانوں کو مشرک بنانے کے لئے پیش کی مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اس کی تقلید میں وہی آیت پیش کردی اور ان کی تقلید میں غیر مقلد اسی آیت کو پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں البتہ لہجہ اپنا اپنا ہے اور راگ وہی گایا جاتا ہے جو محمد بن عبدالوہاب اور مولوی اسمٰعیل دہلوی نے گایا چنانچہ غیر مقلدین بھی مقلد تقلید اپنے امام کی کر کے مشرک ہوگئے۔

اب ہم مولوی اسمٰعیل کے چچا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کی تفسیر موضح

القرآن کے سے اس آیت کا مطلب نقل کرتے ہیں۔ ''اورنہیں مانتے بہت لوگ مکے کے رہنے والوں سے خدائے تعالیٰ کو ایک کرکے اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے ہیں یعنی مکہ کے لوگ فرشتوں کو خدائے تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں اور یہود حضرت عزیز کو بیٹا خدا کا کہتے ہیں اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو بیٹا خُدا کا کہتے ہیں۔''

(تفسیر موضح القرآن، سورۂ یوسف)

ثابت ہوا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل فرمائی گئی مگر محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اس کو مسلمانوں پر چسپاں کردیا اور اسکی تقلید میں مولوی اسمٰعیل اور غیر مقلدین نے مسلمانوں کو مشرک بنا ڈالا اور اسی کی نسبت سے مولوی اسمٰعیل نے اپنے ٹولہ کا نام محمدی رکھا جو غیر مقلد اپنے کو محمدی کہتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ غیر مقلدین اپنے امام محمد بن عبدلوہاب اور مولوی اسمٰعیل کے مقلدین سارے بتائیں کہ یہ آیت کریمہ و مایومن اکثر ھم باللہ الا وھم مشرکون ،١۔ کب نازل ہوئی ٢۔اس وقت مسلمانوں میں مقلدین کی تعداد کتنی تھی۔ ٣۔اورغیر مقلد جو شرک سے پاک تھے کتنے تھے، ٤۔مقلد مسلمان اس وقت کس کی تقلید کرتے تھے۔ ٥۔ حالانکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود، تو منع کیوں نہ فرمایا، ٦۔ اگرمنع فرمایا اس کی دلیل و ثبوت، ٧۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منع فرمانے پر انہوں نے حکم والا کی تعمیل کیوں نہ کی، ٨۔ اگرتعمیل حکم کی گئی اس کا ثبوت، ٩۔ اگرنہیں کی گئی تو اس کی دلیل، ١٠۔ آیت کریمہ نازل ہونے کے باوجود بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسلمانوں میں شامل کیوں فرمایا، مشرک ہونیکا اعلان کرکے علیٰحدہ کیوں نہ کیا غیر مقلد محقق مجہول اور غیر مجہول اسکا تفصیل وار جواب شائع کریں۔

محقق مجہول اپنے دعویٰ شرک پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ کا حق اپنے امام کو دیا قرآن مجید میں ہے:

ام لهم شرکاء شرعوا لهم مین الدین مالم یاذن بما الله۔

’کیا ان مشرکوں نے ایسے شریک بنار کھے ہیں جو ان کیلئے دین میں ایسے مسئلے بتاتے ہیں جن کی منظوری اللہ نے نہیں دی۔‘

اس آیت میں جس کے قول و قیاس کو دین سمجھا جائے اس کو اللہ نے اپنا شریک قرار دیا اللہ کے اذن کے بغیر نبی کی بات دین نہیں ہوسکتی چہ جائیکہ عالموں کی آراء کو دین بنایا جائے لیکن مقلد اپنے امام کی بات کو دین سمجھتا ہے گویا جو حق تشریع اللہ کا تھا وہ اپنے امام کو دیتا ہے۔‘‘

(اصلی اہلسنّت ص ۲۹)

غیرمقلدین کے محقق مجہول کی قلابازیاں ملاحظہ ہوں خود ائمہ کی امامت کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے اگر ہم حنفی نہیں کہلاتے تو اس کے معنی یہ تو نہیں کہ ہم ان کو امام بھی نہیں مانتے جب امام تسلیم کرلیا تو جو حکم آیت کریمہ سے نافذ فرمایا خود اس پر آیا اور امام مان کر مشرک ہوگیا کہ ائمہ دین کا مطلب ہی یہ ہے کہ دین میں انکو امام اس لئے مانا گیا۔ کہ ان سے دین حاصل کریں علاوہ ازیں غیر مقلد البتہ ضرور اپنے اماموں کی بات کو دین سمجھتا ہے اگرچہ صَراحۃً دین کے خلاف ہوں یا دین مین انکا کوئی وجود نہ ہو مثلاً غیر مقلدین اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں یہ دین میں یا بے دینی میں ؟ ظاہر ہے کہ اہلحدیث کہہ کر اپنا دین ظاہر کرتے ہیں حالانکہ اس سے قبل مسلمانوں میں کبھی اہلحدیث ہونا شائع نہ ہوا نہ اسکا ثبوت تو اپنے امام کی تقلید میں اہلحدیث بنے ، نیز یہ اپنے کو محمدی کہلاتے ہیں دین میں یا بے دینی میں ؟ ظاہر ہے کہ محمدی بتا کر اپنا دین ظاہر کرتے ہیں حالانکہ اس سے قبل کبھی مسلمانوں میں محمدی ہونا نہ پایا گیا یہ اپنے امام کی تقلید میں اپنے کو محمدی اور اہلحدیث کہتے ہیں کیا ان کو یہ نام رکھنے کی اجازت اللہ نے دی یا اللہ کے رسول نے (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) هاتو ا برهانکم ، اگر اجازت نہیں دی تو یہ خود اپنے اصول کے مطابق مشرک ہوئے۔

چنانچہ اس طرح مسائل میں یہ اپنے عالموں کی آراء کو دین سمجھتے ہیں ہیں حالانکہ اللہ کی اجازت کا کوئی ثبوت نہیں مثلاً چک شفیع ضلع ساہیوال سے مولوی احمد دین انصاری نے سوال کیا کہ جمعہ کی دوسری اذان مسجد کے اندر کہی جائے یا باہر۔ اس کا جواب غیر مقلدین کے مولوی محمد عبداللہ عفیف تحریر فرماتے ہیں۔'' اذان خواہ پہلی ہو یا دوسری ہر دو اذانوں کا مقصود نمازیوں کو اطلاع دینا ہے کہ اب جمعہ کا وقت ہو چکا ہے یا اب خطبہ شروع ہونیکو ہے اس لئے اس مقصد کے حصول کیلئے جہاں بلند آواز مؤذن کی ضرورت ہے وہاں اذان کے لئے ایسی جگہ بھی مطلوب ہے کہ جہاں سے آواز زیادہ دور تک جاسکے۔ اور دوسرے یہ کہ اذان مسجد کے حلقے کے اندر ایسی جگہ ہو جو اذان کیلئے مناسب ہو اور بس! چنانچہ حافظ محمد عبداللہ روپڑی اپنے فتاویٰ میں رقمطراز ہیں (ان کی طویل عبارت کے بعد) روپڑی صاحب فرماتے ہیں، اذان جس کو جگہ سے تعلق نہیں کس طرح فیصلہ ہوسکتا ہے کہ اندر ہو یا باہر آگے ہو یا دائیں بائیں۔

(فتاویٰ اہلحدیث ص ۱۱۳۔ جلد ۲)

(پھر فیصلہ سناتے ہیں) بہر حال اذان کیلئے مناسب جگہ ہونی چاہئے خواہ مسجد کے اندر ہو یا باہر امام کے سامنے ہو یا ادھر اُدھر آجکل لاؤڈ اسپیکر ہوتے ہیں اس لئے جگہ کی تعین ویسے ہی ختم ہوگئی ملخصاً۔

(ترجمان اہلحدیث ص ۲۰۱۹، لاہور جلد ۹ شمارہ ۵، اپریل ۷۸ء)

افسوس نہ حدیث سے استدلال نہ قرآن سے استنباط صرف اور صرف اپنا حکم و فیصلہ ہے جس پر تمام غیر مقلدین متفق اور قائل اور عامل ہیں حالانکہ حدیث اس کے خلاف ہے سنن ابی داؤد شریف جلد اوّل میں ہے عن سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال کان یؤذن بین یدی رسول الله ﷺ اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر و عمر.	رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں۔

اور کبھی منقول نہیں کہ حضور اقدس ﷺ یا خلفائے راشدین نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کیلئے کبھی ایسا ضرور فرماتے چنانچہ فتاویٰ قاضی خان جلد اوّل میں ہے:۔

لایؤذن فی المسجد.	مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے۔

پس اذان کیلئے حدیث سے ثابت کہ اذان ثانی جمعہ امام کے سامنے اور خارج مسجد ہونی چاہئے جیسا کہ بین یدی وعلی باب المسجد سے ظاہر ہے مگر غیر مقلد اپنے امام کی بات کو حدیث پر ترجیح دیتے ہیں بلکہ حدیث کو چھوڑ کر اپنے امام کی بات کو دین مانتے ہیں چنانچہ بقول مجہول جو حق تشریع اللہ کا تھا اپنے علماء کو دیا اور مشرک ہوگئے۔

اس میں غیر مقلدین کا اپنے علماء اور ائمہ کی تقلید کا ثبوت بھی موجود ہے نیز مشہور غیر مقلد مولوی محمد ابراہیم صاحب ناظم جمعیت اہلحدیث فرماتے ہیں۔''جس طرح نماز میں امام کی اقتداء ضروری ہے اسی طرح امیر کی اطاعت بھی ضروری ہے۔''

(ہفت روزہ اہلحدیث ص ۹، ۲۳ جولائی ۱۹۷۶ء)

کیا اب بھی غیر مقلدین کی تقلید جامد میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے امیر کی اطاعت ایسی جیسی نماز میں امام کی اقتدا یہ ہی تو خالص تقلید ہے تو مجہول کا کہنا کہ مقلد خواہ کتنا ہی موحد کیوں نہ بنے وہ مشرک ضرور ہے تو مطلب یہی ہوا کہ غیر مقلد کتنا ہی موحد کیوں نہ بنے مشرک ضرور ہے البتہ یہ اور بات ہے کہ غیر مقلد کو اولیاء اللہ کی تقلید سے چڑ ہے مگر اولیاء من دون اللہ کی تقلید و اطاعت ان میں جاری و ساری ہے

چنانچہ رام چندر لچھمن و کرشن وغیرہ کو اپنا نبی مانتے ان پر ایمان لانا واجب جانتے ہیں
چنانچہ غیرمقلدین کے شیخ قرآن، مولوی وحید الزمان فرماتے ہیں:

انهم كانوا انبياء وصلحاء كرامچندرولچهمن و كشن جى بين الهنود بل يجب علينا ان نقول امنا بجميع انبيائه و رسله لانفرق بين احد منهم و نحن له مسلمون.

(ہدیۃ المہدی ص ۸۵، اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

پس غیرمقلدین کے دھرم میں رام چندر کرشن وغیرہ نبی اور ان پر ایمان لانا واجب اور تقلید فرض حالانکہ مجدد الف ثانی ان کو کافر ذلیل ترین مخلوق فرماتے ہیں:

رام و کرشن ویانند انہاکہ الہیہ ہنود انداز کمینہ مخلوقات دے۔	رام و کرشن اور انکے سوا ہندوؤں کے جو اور دیوتا ہیں اللہ تعالیٰ کی ذلیل ترین مخلوق ہیں۔

(مکتوبات جلداول مکتوب صدوشصت وہفتم)

اور غیر مقلد ان کو نبی مان کر ان پر ایمان لانا واجب کہتے ہیں اور نبی اکرم سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہتے ہیں "اللہ کے اذن کے بغیر نبی کی بات دین نہیں ہوسکتی" تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے کیلئے اس وقت تک ہرگز تیار نہیں جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ ثابت نہ فرمادیں کہ یہ بات اللہ کے اذن سے ارشاد فرمائی یہ بھی اپنے شیخ المشائخ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقلید میں کہا جارہا ہے کیونکہ شیخ جی فرماتے ہیں۔

"خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے بحکم کہ شرع انہیں کا حکم ہے ان کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہوجاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔"

(تقویۃ الایمان ص ٦١، مکتبہ اسلام وسن پورہ لاہور)

کیسی اچھوتی تقلید ہے نبی کی بات کو دین سمجھ کر مان لینا شرک اور ، اپنے شیخ المشائخ میاں اسمٰعیل اور ان کے امام و پیغمبروں کی بات کو دین سمجھنا عین اسلام ہے اب غیر مقلدین سے یہ سوال ہوتا ہے کہ جو اعمال تمہارے نزدیک دین ہیں جن پر تم عامل اور حدیث سے ان کو ثابت کرتے ہو اس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ یہ احادیث اللہ کے اذن سے فرمائی گئیں۔ چنانچہ ایسی دلیل پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ حضور ﷺ نے اللہ کے اذن سے فرمائی ہیں اور یہ ثابت کرنا محال کیونکہ قرآن کریم کو کتاب اللہ بھی ہم نے حضور کے ارشاد فرمانے پر مانا تو ہمارا کلی اعتماد حضور ﷺ پر ہے کہ جو بھی فرماتے ہیں وہ حق ہے چنانچہ بار ثبوت تمہارے ذمہ ہے کہ اللہ کا اذن ہونا ثابت کرو، ورنہ تم اپنے اصول کے مطابق مشرک : اللہ عزوجل ارشاد فرمائے:

ما اتکم الرسول فخذوہ — یہ رسول جو تمہیں دیں وہ لو۔

کوئی شرط نہیں کوئی قید نہیں مگر غیر مقلدین کہتے ہیں ہم نہ مانیں جب تک اللہ کا اذن ثابت نہ ہو جائے۔ یارو جھگڑا کیوں کرتے ہو یہ تو مسلمان کیلئے کہا گیا ہے تم کو اس سے کیا علاقہ جب تمہارے نزدیک تحقیق مکمل ہو جائے کہ اللہ کے اذن سے ہے تو مان لینا۔

آیت کریمہ پر تبصرہ

اس بیان کے بعد اس کی چنداں ضرورت نہیں رہتی کہ آیت کریمہ کی وضاحت کی جائے ، اطمینان غیر مقلدان کے لئے یہ واضح کر دیا جائے کہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو شیطانوں کی پوجا کرتے ان کے بتائے ہوئے راستے (دین) پر چلتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ام لھم شرکاء شرعوالھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ۔ — یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے وہ دین نکال دیا ہے کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی۔

مطلب یہ ہے کہ یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں یعنی کفار مکہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر فرمایا، یا ان کے کچھ ایسے شیاطین شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے کفری دینوں میں سے وہ دین نکال دیا ہے جو شریک اورانکار بعث پر مشتمل ہے چنانچہ تفسیر جلالین شریف میں ہے:

بل لهم الكفارمكةشر كائهم شياطينهم شرعوا اى شركاء لهم الكفار من الدين الفاسد مالم ياذن به الله كا لشرك وانكارالبعث ۔ اورشاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں : اے کیا ان کے ساتھ شریک ہیں یعنی کافروں کے ساتھ دیو (شیطان) گناہ کرنے میں شریک ہیں جو راہ بتاتے ہیں انہیں برے دین کی جو شریک مقرر کرنا خدائے تعالیٰ کے ساتھ۔(تفسیر موضح القرآن)

پھر حضرت مجہول لکھتے ہیں:" سورۃ توبہ میں تو اللہ نے صاف فرمادیا:

اتخذو احبارهم ورهبانهم اربابامن دون الله. یہود و نصاریٰ جب بگڑے جیسے آج کل کے مسلمان بگڑے ہوئے ہیں تو انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنالیا۔

(اصلی اہلسنّت ص ۲۹)

محقق مجہول یہ آیت کے کونسے جز کا ترجمہ ہے" جب بگڑے جیسے آجکے مسلمان" نزول آیت کو چودہ سو سال ہوچکے یہ کہہ رہا ہے جیسے آجکے مسلمان بگڑے خیر یہ تو انکی دینی فطرت ہے اور اس آیت کو بھی اپنے امام مذہب کی تقلید میں مسلمانوں پر چسپاں کیا جارہا ہے ، دیکھومولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں" چنانچہ سورۃ برأت میں فرمایا:

اتخذوااحبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله. ٹھہرایا انہوں نے مولویوں کو ، اور درویشوں کو مالک اپنا ورے اللہ سے۔

(تقویۃ ایمان ص ۱۹)

اندازِ بیان اور لہجہ اپنا اپنا ہے مگر مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے تقلید جامد ہے جسکی بنا پر غیر مقلد مشرک کہ آیات ربانی میں بھی خیانت سے باز نہیں آئے تو پھر کس کی رعایت کریں گے اللہ عزوجل تو فرماتا ہے:

وقالت الیهود عزیرابن الله وقالت النصاریٰ المسیح ابن الله ذالک قولهم بافواههم یضاهؤن قول الذین کفروامن قبل قاتلهم الله انی یوفکونؕ اتخذوااحبارهم و رهبانهم اربابا من دون الله والمسیح بن مریم وما امروا الا لیعبدوا لها واحدا لااله الاهو سبحنه عما یشرکون.

''اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا اور مسیح بن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اسکے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔''

اس مجہول مشرک گرنے جڑ دیا کہ یہود و نصاریٰ جب بگڑے جیسے آجکل کے مسلمان تو ثابت کرے کہ جب یہود ونصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کو اللہ کا (معاذاللہ) بیٹا کہا تو یہ کس مسلمان کا ایمان ہے، یہ اور بات ہے کہ غیر مقلد کو ایسا ایمان ہو غیر مقلدین اوران کے محقق مجہول نے مسلمانوں کو مشرک بنانے کی ہر چند کوشش کی مگر بحمدہٖ تعالیٰ اپنے اصول کے مطابق خود ہی مشرک ثابت ہوئے علاوہ ازیں مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے یہاں تک لکھ دیا کہ ''مقلد خواہ کتنا بھی موحد بنے وہ مشرک ضرور ہوتا ہے۔'' اس مجہول نے ساری امت مرحومہ جن میں اکابر ائمہ دین اور معتمد اساطین اور اولیاء کاملین شامل سب کو معاذ اللہ مشرک بنایا۔

چند اسماء آئمہ دین

مقلد ائمہ دین مثلاً امام ابوبکر احمد بن اسحاق جوزجانی تلمیذ التلمیذ امام محمد، امام ابن السمعانی، امام کباہراسی، امام اجل امام الحرمین امام محمد محمد محمد غزالی۔امام برہان الدین صاحبِ ہدایہ، امام طاہر بن احمد بن عبدالرشید بخاری صاحب خلاصہ، امام کمال الدین محمد بن الہمام، امام علی خواص، امام عبدالوہاب شعرانی، امام شیخ الاسلام زکریا انصاری، امام ابن حجر مکی، علامہ ابن کمال پاشا صاحب ایضاح و اصلاح، امام وعلامہ محمد بن عبداللہ غزی تمرشاشی صاحب تنویر الابصار، امام علامہ خیرالدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ، علامہ امام علی بن سلطان محمد قاری مکی، امام علامہ شمس الدین محمد شارح نقایہ، امام علامہ زین الدین مصری صاحبِ بحر، امام علامہ عمر بن نجیم مصری صاحب نہر، علامہ امام سید احمد حموی صاحب غمز، امام علامہ محمد بن علی دمشقی صاحب دُرو خزائن، امام علامہ عبدالباقی زرقانی شارح مواہب ، امام علامہ برہان الدین ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن حسین حسینی صاحب جواہر، امام علامہ شیخ محقق برحق عبدالحق محدث دہلوی، امام علامہ احمد شریف مصری طحطاوی، امام علامہ آفندی امین الدین محمد شامی صاحب منیہ، صاحب سراجیہ، صاحبِ جواہر، صاحب مصفیٰ، صاحب ادب المقال، صاحب تاتار خانیہ، صاحب مجمع، صاحب کشف، مؤلفان عالمگیری، جناب شیخ مجدد الف ثانی ، شاہ ولی اللہ ، شاہ عبدالعزیز وغیرھم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

چند اسماء اولیاء کاملین

مثلاً امام العارفین ابراہیم ابن ادہم، حضرت معروف کرخی، حضرت بایزید بسطامی، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت داوٗد طائی، حضرت شفیق بلخی، حضرت جنید بغدادی، حضرت ابوحامدلغاف، حضرت خلف بن ایوب، حضرت عبداللہ بن المبارک ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت قطب الدین، بختیار کا کی ، حضرت خواجہ

فریدالدین، حضرت خواجہ محبوب الٰہی، حضرت خواجہ صابر کلیری، حضرت سیدنا مخدوم سید اشرف جہانگر سمنانی، حضرت داتا گنج بخش حضرت سیدنا ابوالعلا احراری اکبری آبادی، حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت نظام الدین شہید وغیرھم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ سب مقلد تھے ان کو بھی مشرک بنایا خوف خدا نہ آیا۔

مسلمانوں کو کافر یا مشرک کہنے والے کا حکم

واضح ہو کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی مشرک یا کافر کہے بہر طور احادیث صحیحہ کی بنا پر خود کافر ہے چہ جائیکہ ساری امت مرحومہ اور سلاطین ملت اور اولیاء ملت کو مشرک کہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔

امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی واللفظ للمسلم حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

ایما امری قال لأخیه کافر فقد باء بها احدهما ان کان کما قال والا رجعت علیه.

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ کہنے والے پر پلٹے گا۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور ﷺ فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل لاخیه یاکافر فقد باء بها احداهما.

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اسطرف ضرور ہو۔

امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

لیس من دعا رجلاً بالکفر او قال عدو الله ولیس کذلک الاحارعلیه ولایرمی رجل رجلاً بالفسق ولا یرمیه بالکفر الاارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک.	جوشخص کسی کوکافر یادشمن خدا کہے وہ ایسانہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے گا اور جو کوئی شخص کسی کوفسق یا کفر کاطعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پرالٹا پھرے گا۔ اورجس پر طعن کیا تھا وہ ایسانہ ہوا۔

علماء فرماتے ہیں یوں ہی کسی کومشرک یا زندیق یا ملحد یا منافق کہنا بھی، علامہ عارف باللہ عبدالغنی بن اسمٰعیل نابلسی قدس سرہٗ القدسی حدیقہ ندیہ میں زیرحدیث ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں'' من دعارجاه بالکفربالله تعالیٰ او اشرک به و کذالک بالزندیقه والا لحادو النفاق الکفری اه ملخصاً اور زیر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کذالک یا مشرک ونحوه یہ معنی خود انہیں احادیث سے ثابت کہ ہرمشرک عدو اللہ ہے اور عدو اللہ کہنے کا حکم خود حدیث میں مصرح ''حضرت اقدس علیہ نے تصریح فرمائی کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو بہت بدتر ہے بلکہ اخبث اقسام کفار سے ہے۔

پس جن خبثاء نے تمام امت مرحومہ جن میں اکابر ائمہ و مقتدر صلحا ء اولیاء اللہ شامل سب ہی کومشرک کہا وہ بحکم حدیث یقیناً مشرک ہیں۔ وصلی الله تعالی علی خیر خلقه ونور عرشه سیدنا و مولانا محمد و اله و اصحابه وبارک وسلم

خاک پائے فقہاء

ابوالرضا عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

۲۳ ربیع الاول شریف ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۸۴ء

روز جان افروز دوشنبہ